﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ
الفضل
انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 15 | جمعۃ المبارک 19 دسمبر 2008ء | 21 ذوالحجہ 1429 ہجری قمری ❁ 19 فتح 1387 ہجری شمسی | شمارہ 51

سود کی لعنت

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کی تحریر کرنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت کی ہے اور فرمایا کہ یہ سب برابر ہیں۔

(مسلم کتاب المساقاۃ باب لعن آکل الربا و مؤکلہ۔حدیث نمبر 2994)

ارشادات عالیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قبولیت اصل میں آسمان سے نازل ہوتی ہے۔ اولیاء اور نیک لوگوں کا یہی حال ہوتا ہے کہ وہ اپنے اعمال کو پوشیدہ رکھا کرتے ہیں وہ اپنے صدق وصفا کو دوسروں پر ظاہر کرنا عیب جانتے ہیں۔

”تذکرۃ الاولیاء میں ہے کہ ایک شخص چاہتا تھا کہ وہ لوگوں کی نظر میں بڑا قابل اعتماد بنے اور لوگ اسے نمازی اور روزہ دار اور بڑا پاکباز کہیں اور اسی نیت سے وہ نماز لوگوں کے سامنے پڑھتا اور نیکی کے کام کرتا تھا۔ مگر وہ جس گلی میں جاتا اور جدھر اس کا گزر ہوتا تھا لوگ اسے کہتے تھے کہ یہ دیکھو یہ شخص بڑا ریاکار ہے اور اپنے آپ کو لوگوں میں نیک مشہور کرنا چاہتا ہے۔ پھر آخر کار اس کے دل میں ایک دن خیال آیا کہ میں کیوں اپنی عاقبت کو برباد کرتا ہوں خدا جانے کس دن مر جاؤں گا کیوں اس لعنت کو اپنے لئے تیار کر رہا ہوں۔ اس نے صاف دل ہو کر پورے صدق وصفا اور سچے دل سے توبہ کی اور اسی وقت سے نیت کر لی کہ میں سارے نیک اعمال لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ کیا کروں گا اور کبھی کسی کے سامنے نہ کروں گا۔ چنانچہ اس نے ایسا کرنا شروع کر دیا اور یہ پاک تبدیلی اس کے دل میں بھر گئی، نہ صرف زبان تک ہی محدود رہی۔ پھر اس کے بعد لکھا ہے کہ اس نے اپنے آپ کو بظاہر ایسا بنا لیا کہ تارک صوم وصلوٰۃ ہے اور گندہ اور خراب آدمی ہے مگر اندرونی طور پر پوشیدہ اور نیک اعمال بجا لاتا تھا۔ پھر وہ جدھر جاتا اور جدھر اس کا گزر ہوتا تھا لوگ اور لڑکے اسے کہتے تھے کہ دیکھو یہ شخص بڑا نیک اور پارسا ہے۔ یہ خدا کا پیارا اور اس کا برگزیدہ ہے۔

غرض اس سے یہ ہے کہ قبولیت اصل میں آسمان سے نازل ہوتی ہے۔ اولیاء اور نیک لوگوں کا یہی حال ہوتا ہے کہ وہ اپنے اعمال کو پوشیدہ رکھا کرتے ہیں۔ وہ اپنے صدق وصفا کو دوسروں پر ظاہر کرنا عیب جانتے ہیں۔ ہاں بعض ضروری امور کو جن کی اجازت شریعت نے دی ہے یا دوسروں کو تعلیم کے لئے اظہار بھی کیا کرتے تھے“۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 186)

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ بھارت 2008ء کی مختصر جھلکیاں

مسجد فضل لندن سے روانگی۔ دہلی ائرپورٹ پر آمد واستقبال۔ مسجد بیت الہادی دہلی میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال۔ انفرادی وفیملی ملاقاتیں۔

چنائی کے لئے روانگی اور چنائی میں ورود واستقبال۔ لجنہ اماء اللہ چنائی کی حضور انور سے ملاقات اور حضور کا مختصر خطاب۔ مسجد ہادی (چنائی) کا افتتاح۔ کالیکٹ کے لئے روانگی۔ کالیکٹ میں آمد اور استقبال۔ احباب جماعت کی خلافت سے بے مثال محبت وفدائیت کے روح پرور نظارے۔ احمدیہ مسجد بیت القدوس کا افتتاح۔

اپنا تعلق اللہ تعالیٰ سے مضبوط کریں۔ عبادتوں اور نمازوں کی طرف توجہ دیں۔ اسی طرح دوسری نیکیاں بجالانے کی کوشش کریں تاکہ آپ کے نیک نمونے اس علاقہ میں قائم ہوں۔

(کالیکٹ میں احباب جماعت سے حضور انور کا خطاب)

حضور انور کے دورہ کی میڈیا میں کوریج۔ سینکڑوں افراد نے حضور انور سے بالمشافہ ملاقات وزیارت کی سعادت حاصل کیا اور برکات خلافت سے مالامال ہوئے۔

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

22 نومبر 2008ء بروز ہفتہ:

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے 21 نومبر کے خطبہ جمعہ میں قادیان کے سفر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

”قادیان کے جلسہ کے لئے دعا کریں کہ ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت ہو۔ اللہ تعالیٰ ہر شر سے ہر احمدی کو محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ تمام جانے والوں کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ مستقل دعائیں کرتے رہیں اور جو قادیان میں رہنے والے ہیں ان کو بھی اللہ تعالیٰ ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ ہندوستان ایک بڑا وسیع ملک ہے اور غریب لوگ ہیں اس لئے نہیں آ سکتے۔ تو بعض دوسرے شہروں میں بھی جانے کا پروگرام ہے۔ اللہ تعالیٰ ان جگہوں کے پروگرام بھی ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے اور میرا یہ دورہ بے شمار برکات کا حامل ہو اور ان کو سمیٹنے والا ہو اور ہم جماعت کی ترقی ہمیشہ دیکھتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ

ہماری پردہ پوشی فرمائے اور کبھی ہم اس کے فضلوں اور رحمتوں سے محروم نہ رہیں''۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 21/نومبر 2008ء کو احباب جماعت کو اپنے سفر قادیان کے لئے دعاؤں کی تحریک فرمائی اور اگلے روز 22/نومبر 2008ء کو آنے والا دن وہ انتہائی مبارک اور تاریخی دن تھا جس دن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے اس تاریخ ساز سفر پر روانہ ہونا تھا۔ اس غیر معمولی اور اللہ تعالیٰ کے انتہائی فضلوں اور برکتوں کے حامل سفر اور صد سالہ خلافت جوبلی کے تاریخی جلسہ سالانہ قادیان میں روانہ ہونا تھا جس کی تیاری ہندوستان اور دنیا بھر کی جماعتیں گزشتہ کئی سالوں سے کر رہی تھیں اور ہر مرد وعورت، چھوٹا بڑا ان مبارک دنوں کی انتظار میں تھا۔ سال قبل بھی بعض لوگوں نے ان دنوں کے لئے اپنی رخصتیں حاصل کر لی تھیں اور بہتوں نے اپنے سفری انتظامات مکمل کر رکھے تھے

مسجد فضل لندن سے روانگی

مسجد فضل لندن سے روانگی کی گھڑیاں قریب آرہی تھیں۔ لندن اور یوکے کے مختلف شہروں سے احباب جماعت اپنے پیارے آقا کو الوداع کرنے کے لئے صبح گیارہ بجے سے ہی مسجد فضل لندن میں جمع ہونے شروع ہوگئے تھے۔ حضور انور نے ساڑھے بارہ بجے مسجد فضل لندن میں تشریف لاکر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ مسجد کے اندرونی حصّہ کے علاوہ محمود ہال اور نصرت ہال نمازیوں سے بھرے ہوئے تھے۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

بارہ بج کر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور خواتین کے حصہ کی طرف جاکر اپنا ہاتھ بلند کر کے ان کو السلام علیکم کہا اور پھر مرد احباب کی طرف تشریف لے گئے اور سب کو السلام علیکم کہا اور غیر معمولی لمبی دعا کروائی اور روانگی کے لئے اپنی کار میں تشریف فرما ہوئے۔ سینکڑوں کی تعداد میں جمع احباب وخواتین اور بچوں نے اپنے پیارے آقا کو دعاؤں سے رخصت کیا۔ فی امان اللہ، خدا حافظ وناصر کی آوازیں ہر طرف سے آرہی تھیں۔ احباب اتنے زیادہ تھے کہ مسجد کے بیرونی صحن کے علاوہ باہر والی سڑک پر بھی لوگ کھڑے تھے۔

قریباً پونے دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیتھرو انٹرنیشنل ائرپورٹ لندن کے ٹرمینل 5 پر پہنچے جہاں برٹش ائرویز کی سپیشل سروسز کی مینیجر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور اپنے ساتھ ائرپورٹ کے اندر لے گئیں۔ اور امیگریشن کی کارروائی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرسٹ کلاس لاؤنج میں تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل ہی سامان کی بکنگ اور بورڈنگ پاس کے حصول کی کارروائی مکمل کی جاچکی تھی۔ کچھ دیر لاؤنج میں قیام کرنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جہاز میں سوار ہونے کے لئے روانہ ہوئے۔ برٹش ائرویز کی سپیشل سروسز کی مینجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو جہاز کے دروازہ تک چھوڑنے آئی۔

برٹش ائرویز کی پرواز BA 257 تین بج کر پچاس منٹ پر ہیتھرو ائرپورٹ لندن سے دہلی (انڈیا) کے لئے روانہ ہوئی۔

انڈیا کے سفر کے لئے ہندوستان کی حکومت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا اور قافلہ کے ممبران کو VVIP ویزا جاری کیا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہندوستان میں جن 13 مختلف مقامات کا سفر اختیار کرنا ہے حکومت ہند کے متعلقہ محکمہ کی طرف سے ان 13 علاقوں کی مقامی حکومتوں کو حضور انور کے VVIP سٹیٹس اور استقبال اور سیکیورٹی مہیا کئے جانے کی اطلاعات دی جاچکی تھیں۔

حکومت ہند کی وزارت خارجہ اور وزارت ایوی ایشن کی طرف سے دہلی کے انٹرنیشنل ائرپورٹ پر امیگریشن، سیکورٹی اور کسٹم کے محکمہ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد اور ویزا کے سٹیٹس اور تمام سہولیات پہنچانے کی اطلاع قبل از وقت کردی گئی تھی۔ دوران پرواز تاریخ 22/نومبر سے 23/نومبر میں داخل ہوچکی تھی اور دن اتوار میں بدل چکا تھا۔

ساڑھے سات گھنٹے کی مسلسل پرواز کے بعد 23/نومبر بروز اتوار ہندوستان کے مقامی وقت کے مطابق چار بج کر پچاس منٹ پر حضور انور کا طیارہ دہلی (انڈیا) کے اندرا گاندھی انٹرنیشنل ائرپورٹ پر اترا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم ہندوستان کی سرزمین پر پڑے۔

دہلی ائرپورٹ پر حضور انور ایدہ اللہ کا والہانہ استقبال

جہاز کے دروازہ پر حکومت ہند کی طرف سے وزارت خارجہ کے پروٹوکول آفیسر، دہلی کے وزیر اعلیٰ کی طرف سے ان کے اسسٹنٹ پروٹوکول آفیسر، جائنٹ کمشنر کسٹمز، اسسٹنٹ کمشنر کسٹمز، دہلی پولیس کے سیکورٹی افسران، امیگریشن کے افسران، ائرپورٹ اتھارٹی کے نمائندگان اور برٹش ائرویز سٹاف کے دو ممبران نے حضور انور کا استقبال کیا اور انڈیا آمد پر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

جماعت احمدیہ ہندوستان کی طرف سے مکرم صالح محمد الہ دین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ، مکرم محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ قادیان، مکرم ناظر صاحب امور عامہ محمد نسیم خان صاحب اور مکرم نائب ناظر صاحب امور عامہ نے حضور انور کا استقبال کیا۔ اور مکرم صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ نے حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

حضور انور کا استقبال کرنے والے تمام احباب حضور انور کو لے کر سریمونیل لاؤنج (Ceremonial Loung) میں لے کر آئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان حضرات سے گفتگو فرمائی اور ان کا شکریہ ادا کیا۔ چائے وغیرہ بھی پیش کی گئی۔ امیگریشن کی کارروائی سریمونیل لاؤنج میں ہی مکمل ہوگئی۔ دو افسران خاص اس غرض کے لئے VIP لاؤنج میں آئے اور کارروائی مکمل کی۔ لاؤنج میں درج ذیل جماعتی نمائندگان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔

سید تنویر احمد صاحب ناظم وقف جدید، برہان احمد ظفر صاحب ناظر نشر واشاعت، منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان، صدر صاحب خدام الاحمدیہ بھارت، صدر صاحب انصار اللہ بھارت، قائم مقام افسر صاحب جلسہ سالانہ قادیان اور خلیل احمدی صاحب مع اہلیہ نمائندہ صدر انجمن احمدیہ۔

اسی طرح جماعت سے عقیدت رکھنے والے بہت سے غیر مسلم احباب نے بھی حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

سریمونیل لاؤنج میں قیام کے دوران نماز فجر کا وقت ہوچکا تھا۔ صبح چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لاؤنج میں ہی نماز فجر پڑھائی۔

سامان کے حصول کی کارروائی مکمل ہوچکی تھی۔ سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سیریمونیل لاؤنج سے پولیس افسران کی سیکورٹی میں ائرپورٹ سے باہر تشریف لائے۔ ائرپورٹ کے باہر جماعت احمدیہ دہلی کے ممبران مرد وخواتین نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور مرد احباب نے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

ائرپورٹ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قافلہ پولیس کے Escort میں ''احمدیہ مسجد بیت الہادی دہلی'' کے لئے روانہ ہوا۔

مسجد احمدیہ دہلی میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال

سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی احمدیہ مسجد دہلی تشریف آوری ہوئی۔ جہاں احباب جماعت دہلی مرد وخواتین، بچوں، بوڑھوں نے اپنے پیارے آقا کا بڑا پُرجوش اور والہانہ استقبال کیا۔ احباب نے پُرشوکت انداز میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ بچوں نے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں پھول پیش کئے اور بچیوں نے استقبالیہ گیت اور دعائیہ نظمیں پیش کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔

مسجد بیت الہادی اور دہلی مشن ہاؤس کو رنگ برنگی جھنڈیوں اور بینرز سے سجایا گیا تھا۔ اور بیرونی گیٹ پر محرابی دروازہ بنایا گیا تھا جس پر ایک طرف ''اهلًا و سهلًا و مرحبا'' اور دوسری طرف ''اِنِّی مَعَکَ یَامَسْرُوْر'' کے الفاظ درج تھے۔ مسجد بیت الہادی اور یہ ساری عمارت بجلی کے رنگ برنگے قمقموں اور روشنیوں سے جگمگا رہی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

جماعت احمدیہ دہلی کا مشن ہاؤس

جماعت احمدیہ دہلی کا یہ مشن ہاؤس دو منزل پر مشتمل ہے۔ اوپر کی منزل میں رہائشی حصہ اور گیسٹ ہاؤس ہے اور نچلی منزل میں دفاتر اور لائبریری ہے۔ یہ مشن ہاؤس مسجد بیت الہادی کے ساتھ ملحق ہے۔ مسجد بیت الہادی دو منزلہ ہے۔ مسجد کا نچلا ہال مردوں کے لئے مخصوص ہے جبکہ اوپر والا ہال خواتین کے لئے ہے۔ یہ مسجد اپنے خوبصورت میناروں کے ساتھ ہر گزرنے والے کو کچھ فاصلہ سے نظر آنی شروع ہوجاتی ہے۔

جماعت دہلی کی یہ خوبصورت مسجد اور مشن ہاؤس دہلی کے علاقہ ''تغلق آباد'' میں واقع ہے۔ یہ علاقہ مغلیہ حکمران غیاث الدین تغلق کے نام سے موسوم ہے۔ اسی علاقہ میں غیاث الدین کا مزار اور مقبرہ اور قلعہ بھی ہے۔

ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الہادی'' میں تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مبلغ انچارج دہلی مکرم سید کلیم الدین صاحب سے دریافت فرمایا کہ یہ سب احباب دہلی کے ہیں یا باہر سے بھی آئے ہوئے ہیں۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ دہلی کے ہیں اور بعض دوسری جماعتوں سے بھی آئے ہیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے جہاں فیملیز کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج ملاقات کرنے والوں میں جماعت احمدیہ دہلی کے علاوہ کانپور، ہتھلانا (ہریانہ)، بانڈی پورہ، چک ایمر چھ (جموں کشمیر)، کیرنگ، بھونشور، سورو، ہوشیار پور (پنجاب)، اور بھاگلپور (بہار) سے آنے والے چالیس خاندانوں کے 220 افراد نے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ تیس سنگل افراد نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔ اسی طرح لاہور (پاکستان) اور بنگلہ دیش سے آنے والے بعض احباب نے بھی شرف ملاقات پایا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام ساڑھے سات بجے تک جاری رہا۔

سد بھاؤنا کمیٹی ہوشیار پور کے صدر انوراگ سود صاحب نے اپنے وفد کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور کے گزشتہ دورہ ہوشیار پور کے دوران موصوف نے ایک تقریب کا اہتمام کیا تھا جس میں حضور انور نے شرکت فرمائی اور خطاب فرمایا تھا۔

ملاقاتوں کے اس پروگرام کے بعد سات بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الہادی میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

24/نومبر 2008ء بروز سوموار:

صبح چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الہادی دہلی میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سفر قادیان پر روانگی سے ایک روز قبل خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا تھا:

''ہندوستان ایک بڑا وسیع ملک ہے اور غریب لوگ ہیں اس لئے نہیں آسکتے۔ تو بعض دوسرے شہروں میں بھی جانے کا پروگرام ہے۔ اللہ تعالیٰ ان جگہوں کے پروگرام بھی ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے اور میرا یہ دورہ بے شمار برکات کا حامل ہو اور ان کو سمیٹنے والا ہو''۔

چنانچہ آج اس پروگرام کے مطابق ساؤتھ انڈیا کے مختلف علاقوں کی جماعتوں کے دورہ کا آغاز ہو رہا تھا۔ آج صوبہ تامل ناڈو کے شہر چنائی (Chennai) اور پھر وہاں سے کیرالہ سٹیٹ کے شہر کالیکٹ کے لئے روانگی تھی۔

چنائی کے لئے روانگی

پروگرام کے مطابق صبح آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور دہلی ائرپورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ دہلی ائرپورٹ پہنچے اور وی آئی پی لاؤنج میں تشریف لے گئے۔

VIP لاؤنج میں درج ذیل سرکردہ حکام نے اپنے سفر پر جاتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

مَصالِحُ العَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر21

بہائیوں پر کاری ضرب

''مولانا محمد شریف صاحب نے بہائیوں کے لیڈر شوقی آفندی پر بھی اتمام حجت کیا''۔

(تاریخ احمدیت جلد پنجم صفحہ507)

اس حجت کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے مولانا محمد شریف صاحب فرماتے ہیں:۔

''بہائیوں پر بھی ہم نے بفضلہ تعالیٰ حجت پوری کی ہے۔ ردّ بہائیت میں مولوی جلال الدین صاحب شمس نے 1931ء میں رسالہ تنویر الألباب لکھ کر بہائیوں کی شریعت کو عریاں کیا۔ اور ساتھ ہی اس کے شروع میں زعیم بہائیت (شوقی آفندی۔حیفا) کو دعوت دی کہ ہمارے امام جماعت احمدیہ کے چیلنج کو قبول کریں اور کسی آسمانی نشان سے اپنے نو ساختہ مذہب کی صداقت ثابت کریں۔ اگر اس سے عاجز ہوں تو اپنا صاف اقرار شائع کریں۔ اور پھر ہم سے اسلام کی صداقت پر آسمانی نشان دیکھ کر مسلمان ہو جائیں۔ اس پر وہ ایک سال تک ٹس سے مس نہ ہوئے ایک سال گذرنے پر اب پھر اس سال 1949ء کے شروع میں ان کو پھر چیلنج دے کر اور حیفا کے گلی کوچوں میں شائع کر کے ان پر اتمام حجت کر دی۔ آج اس دوسرے چیلنج پر بھی سات ماہ گذر گئے ہیں زعیم بہائیت خاموش ہیں۔ اور اب انشاء اللہ تا ابد خاموش رہیں گے۔ اور مسیح محمدی کا یہ فرمودہ ہمیشہ صحیح ثابت ہوگا۔

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

(الفضل 25/دسمبر 1949ء صفحہ8)

زعیم بہائیت شوقی آفندی کے بھائی سے دلچسپ گفتگو

چوہدری محمد شریف صاحب نے بہائیوں کا تعاقب کیا اور یکے بعد دیگرے ان پر حجت تمام کرتے رہے۔ اس سلسلہ میں ان کی شوقی آفندی کے بھائی سے گفتگو قابل ذکر ہے۔ آپ اس سلسلہ میں بیان فرماتے ہیں:۔

''گذشتہ ماہ رمضان میں ہم نے ارادہ کیا کہ بہائیت کے مزعومہ شوقی صاحب آفندی (''صاحب'' کے مترادف ہے) سے ان کی تعداد دریافت کی جائے۔ اس لئے ہم تین اشخاص برادرم چوہدری محمد احسان الٰہی صاحب جنجوعہ مجاہد سیرالیون (جو ان دنوں سیرالیون کو جاتے ہوئے ہمارے ہاں مقیم تھے) اور برادرم نذیر احمد صاحب قریشی حوالدار (نزیل مشرق اوسط) ساکن ٹھیکرایوالہ متصل قادیان اور خاکسار شوقی صاحب سے ملنے کے لئے ان کے مکان پر گئے شوقی صاحب سے ملاقات تو نہ ہوسکی کیونکہ ان کے متعلق ہمیں ان کے گھر سے بتلایا گیا کہ وہ آج کل یہاں نہیں بلکہ لبنان گئے ہوئے ہیں۔ اس لئے ان کے بھائی ریاض صاحب سے ملاقات ہوئی۔ ریاض صاحب پکے رنگ کے درمیانہ قد کے نوجوان ہیں بظاہر نظر ان کی عمر چوبیس پچیس سال معلوم ہوتی ہے۔ انگریزی لباس پہنے ہوئے تھے اور داڑھی مونچھیں صفا چٹ تھیں۔ ان سے ابتدائی رسمی گفتگو شروع ہوئی۔ اتنے میں ان کی طرف سے ہمارے لئے قہوہ ان کے گھر سے آگیا۔ ہم نے معذرت کر دی اور کہہ دیا کہ رمضان کا مہینہ ہے اور ہم روزہ دار ہیں۔ بعدۂ خاکسار نے ان سے عربی میں گفتگو شروع کی۔ انہوں نے عربی میں گفتگو کرنے کے متعلق معذرت کا اظہار کیا اور کہا کہ مَیں اپنا ماحول عربی نہ ہونے کی وجہ سے عربی میں اچھی

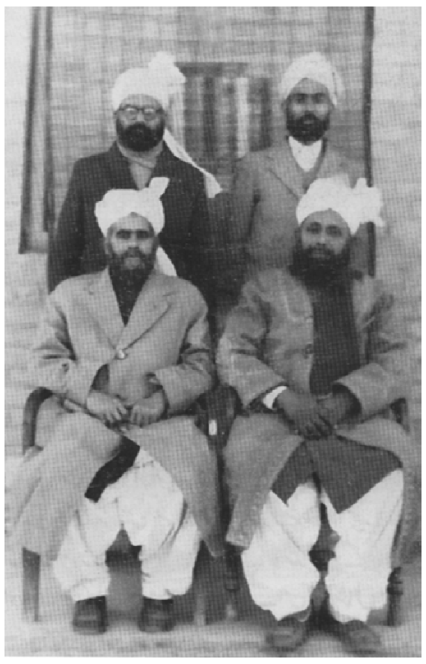

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب، حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس، مکرم چوہدری محمد شریف صاحب جنہیں بلاد عربیہ میں خدمات کی توفیق ملی۔

طرح گفتگو نہیں کرسکتا۔ اس لئے انگریزی ہی میں بات کرسکوں گا۔ ہم نے کہا بہت اچھا۔ آخر گفتگو شروع ہوئی ہم نے ان سے کہا کہ ہمیں آپ کی شریعت کی کتاب ''اقدس'' کے ایک نسخہ کی ضرورت ہے۔ اگر آپ مہربانی فرمائیں تو ایک نسخہ ہمیں دیدیں۔ جس قدر اس کی قیمت ہو ہم آپ کو ادا کر دیتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ابھی تک ہماری طرف سے اقدس طبع نہیں ہوئی اس لئے ہمارے پاس اس کا کوئی نسخہ نہیں۔

بعدۂ مَیں نے دریافت کیا کہ آپ یہ بتلائیں کہ بہاء اللہ کے خاندان کے افراد کے علاوہ حیفا میں خصوصاً اور فلسطین میں عموماً کتنے بہائی ہیں؟

انہوں نے جواب دیا کہ موجودہ لڑائی سے پہلے تقریباً تیس چالیس تھے۔

مَیں نے کہا اب موجودہ ایام میں کتنے ہیں؟

انہوں نے کہا کہ بہاء اللہ کے خاندان کے علاوہ اس وقت یہاں کوئی بہائی نہیں۔

مَیں نے دریافت کیا کہ وہ بہائی جو لڑائی سے پہلے تیس چالیس تھے وہ کہاں گئے؟

انہوں نے جواب دیا وہ ایران کے رہنے والے تھے اور یہاں تجارت وغیرہ کرتے تھے۔ لڑائی شروع ہونے پر اپنے ملک ایران کو چلے گئے............۔

پھر ہم نے دریافت کیا۔ ہم نے سنا ہے کہ آپ کا فلسطین میں کوئی مدرسہ بھی ہے۔ وہ کہاں ہے؟

انہوں نے کہا کہ یہ آپ کو کسی نے غلط بتایا ہے۔ ہمارا یہاں کوئی مدرسہ نہیں۔

ہم نے کہا کیا کوئی کالج بھی آپ کا یہاں ہے؟

انہوں نے کہا کہ نہیں کوئی کالج وغیرہ نہیں۔

اس کے بعد ہم نے ان سے کہا کہ ہم نے سنا ہے۔ کہ ''منشیّۃ'' میں (جو عکّا کے قریب ایک گاؤں ہے۔ اور یہاں بہاء اللہ کا بڑا بیٹا محمد علی رہتا تھا) وہاں کے سب لوگ بہائی ہیں۔

اُنہوں نے کہا نہیں وہ عربوں کا گاؤں ہے۔ وہاں کوئی بہائی نہیں............۔

اس کے بعد ہم نے ان سے دریافت کیا کہ ہمیں بہائیت کے متعلق جو مستند کتابیں ہوں وہ بتلائیں۔ اس پر وہ ایک کتاب (Bahaullah & The New Era) (بہاء اللہ اور عصر جدید) اور ایک پمفلٹ (The Bahai Faith) لائے (جس پر پبلشر یا مرتب کا نام مذکور نہ تھا)۔ مَیں نے انہیں قیمت دینی چاہی لیکن انہوں نے کہا کہ آپ زائر ہیں اس لئے آپ سے قیمت نہیں لیتے۔ ہم نے کہا بہت اچھا آپ کی مرضی۔

پھر ہم نے ان سے کہا کہ ہمیں ''عصر جدید'' عربی میں چاہئے انہوں نے کہا کہ افسوس وہ کتاب ہمارے پاس نہیں۔ اس کے بعد وہ ہمیں دکھلانے کے لئے ایک کتاب (The Bahai World) لائے جو امریکہ میں طبع شدہ تھی۔ اور کافی ضخیم تھی۔ ہم نے ان سے کہا کہ یہ کتاب ہمیں قیمتاً دیدیں۔ جس قدر اس کی قیمت ہو وہ ہم آپ کو ابھی دے دیتے ہیں انہوں نے کہا افسوس ہے کہ یہ کتاب شوقی صاحب کی لائبریری سے لایا ہوں۔ اور اس کی ایک ہی کاپی ہمارے پاس موجود ہے۔ آخر ہم ان سے مندرجہ بالا معلومات لے کر واپس آگئے۔

مندرجہ بالا مکالمہ سے یہ بات صاف طور پر عیاں ہے۔ کہ فلسطین میں بہاء اللہ کے خاندان کے علاوہ اور کوئی مقامی آدمی بہائیت کا متبع نہیں۔ صرف بہاء اللہ کا خاندان ہی بہائی ہے''۔

(الفضل 23/مارچ 1945ء صفحہ4)

شوقی آفندی کا تعاقب

مکرم رشید احمد چغتائی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ:

ایک دفعہ ہم زعیم بہائیت شوقی آفندی سے ملنے کے لئے اس کی قیام گاہ پر حیفا میں گئے۔ محترم چوہدری صاحب کے ساتھ خاکسار اور مکرم غلام محمد صاحب کھوکھر بھی تھے۔ چوہدری صاحب نے اپنا Visiting کارڈ اندر بھجوایا۔ تھوڑی دیر کے بعد ہمیں بتایا گیا کہ شوقی آفندی صاحب گھر میں موجود نہیں ہیں۔ تب ہم نے خیال کیا کہ چلو یہاں آئے ہوئے ہیں ان کی رہائش گاہ کے نیچے موجود ان کی لائبریری دیکھتے چلیں۔ چنانچہ ہم نے لائبریری میں تھوڑا سا وقت گذارا جب باہر واپسی کے لئے نکلے تو ایک عجیب اور دلچسپ صورتحال سامنے آئی۔ ہوا یہ کہ ادھر سے ہم لائبریری سے نکل کر گیٹ کے قریب پہنچے اور ادھر اپنی رہائش گاہ سے شوقی آفندی صاحب باہر جانے کے لئے نکلے اور اس طرح ان کا اور ہمارا آمنا سامنا ہوگیا۔ شوقی آفندی صاحب نے دریافت کیا۔ Are you Mohammad Sharif۔ چوہدری صاحب نے اس بات کا مثبت میں جواب دیا تو انہوں نے فوراً یہ کہہ کر (Sorry I have no time) کہتے ہوئے اپنی موٹر پر سوار ہوکر باہر چلے گئے۔ اس مکالمہ کے دوران اس کا سیکرٹری بھی موجود تھا۔ جس پر اس آمنے سامنے کے دوران گویا ایک رنگ آرہا تھا اور ایک جا رہا تھا۔ وہ ہمیں پہلے یہ پیغام دے چکا تھا کہ شوقی آفندی گھر میں موجود نہیں۔ اور بعد میں ان کے گھر ہی سے برآمد ہونے پر جو خفت اسے ہماری موجودگی میں محسوس ہوئی اس کا تدارک اس رنگ میں شوقی صاحب کے چلے جانے کے بعد کیا کہ آپ لوگ خوش قسمت ہیں کہ آپ کو شوقی صاحب کا دیدار نصیب ہوگیا ہے ورنہ وہ بہت کم ملتے ہیں۔ یاد رہے کہ چوہدری صاحب کی تبلیغی جدوجہد بالخصوص ردِّ بہائیت کے ضمن میں آپ کے رسائل (جو شوقی آفندی زعیم بہائیت کو بھی احمدیہ مشن کبابیر سے طبع کرا کر بھیجے جاتے تھے) کی وجہ سے غائبانہ طور پر پہلے ہی متعارف تھے۔

مدرسہ احمدیہ کبابیر

مولانا چوہدری محمد شریف صاحب نے مدرسہ احمدیہ کبابیر میں بھی کام کیا اور کافی عرصہ تک اس درسگاہ میں پڑھاتے رہے۔ اور بہت مشکلات کا سامنا کیا لیکن اس کے باوجود بڑے احسن رنگ میں کام کرتے رہے۔ چنانچہ مدرسہ احمدیہ کبابیر کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

''مدرسہ احمدیہ کبابیر میں اس وقت 42 لڑکے اور لڑکیاں تعلیم پا رہے ہیں۔ مدرسہ کے دو حصے ہیں۔ لڑکوں کے لئے اور لڑکیوں کے لئے۔ جن میں پرائمری تک تعلیم دی جاتی ہے۔ اس سال سات طلباء فارغ کئے گئے۔ مدرسہ کی مالی حالت بالکل خراب ہے تعلیم پانے والے اکثر بچے احمدی ہی ہیں۔ اور ملک میں عام بیکاری کی وجہ سے فیس قریباً کالعدوم ہے۔ حکومت نے اس سال گرانٹ نہ دینے کے متعلق لکھا ہے کہ بوجہ خرابی مالی حالت گورنمنٹ اس سال معذوری کا اظہار کرتی ہے۔ (اول سال رواں میں بھی صرف ساڑھے چار پونڈ گرانٹ بھیجی حالانکہ آٹھ کا وعدہ تھا) مدرسہ ہذا میں 1937ء میں استاد کام کرتے تھے۔ گذشتہ سال مبلغ کے یہاں سے چلے جانے کی وجہ سید دورہ گئے۔ پھر وہ دونوں بھی بعض وجوہات کی بنا پر استعفیٰ دے کر (میرے آنے سے قبل) ہی چلے گئے اور مکرم منیر الحصنی صاحب ہی دو تین ماہ تک تعلیم دیتے رہے۔ اب جنوری میں وہ بھی چلے گئے۔ اس لئے اس وقت سے اب مجھے ہی روزانہ 7 گھنٹے متواتر وقت مدرسہ میں

صرف کرنا پڑتا ہے۔ پھر البشریٰ کی ایڈیٹری اور مینیجری اور کلرکی وغیرہ سب ہی کام آمدہ خطوط کے جوابات۔ آنے والے احمدیوں اور غیر احمدیوں سے ملاقات اور پھر بیوی ساتھ ہونے کی وجہ سے گھر کا بھی انتظام کرنا وغیرہ اس قدر کام ہیں۔ کہ اگر اللہ اپنے فضل سے ہی مدد فرماتا چلا جائے تو یہ کام ہوسکتے ہیں۔ وھو نعم المولیٰ ونعم النصیر۔

(سالانہ رپورٹ صدر انجمن39-1938ء)

نومبایعین کے بارہ میں بعض رپورٹس

مولانا چوہدری محمد شریف صاحب کی تبلیغ نے بہت پھل دیا اور کئی سعید روحیں جماعت احمدیہ میں داخل ہوئیں۔ نمونہ کے طور پر نومبایعین کے تذکرہ پر مبنی چند رپورٹس پیش ہیں جن سے اس عرصہ میں بلاد عربیہ میں احمدیت کی روز افزوں ترقی کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

چوہدری محمد شریف صاحب بیعت کنندگان کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:۔

’’سال ہذا میں بفضلہٖ تعالیٰ 19 اشخاص بیعت کر کے داخلِ سلسلہ ہوئے۔ اور یہ بلاد عربیہ کے مختلف اقطار مثلاً فلسطین، سوریا، شام، عراق ۔ قاہرہ اور سوڈان کے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو استقامت عطا فرمائے۔ زیادہ حصہ تاجروں کا ہے۔ اور بعض تو قابل رشک مخلص ہیں چنانچہ ایک دوست محمد ندیم انصاری ہیں۔ نوجوان، ادیب اور دین کے ساتھ گہری محبت رکھنے والے ہیں۔ حال ہی میں جب تحریک جدید کے لئے تحریک کی گئی تو سب سے پہلے انہوں نے ایک محبت بھرے عریضہ کے ساتھ حسب توفیق پیشگی رقم ارسال کردی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(سالانہ رپورٹ صدر انجمن احمدیہ39-1938ء)

ایک اور رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

’’ہدایت دینا تو اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ ہمارا کام کوشش کرنا ہے پھر وہ کوشش بھی ہم سے پوری طرح نہیں ہوسکتی۔ اس لئے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی دعاؤں اور توجہات سے اس سال تعداد نومبایعین 26 ہے۔ یعنی گذشتہ سال کی نسبت 7 کی زیادتی ہے۔‘‘ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

(سالانہ رپورٹ صدر انجمن احمدیہ39-1938ء)

ایک اور رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

’’اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے دو احباب کو بیعت کر کے داخلِ سلسلہ ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔‘‘

(الفضل 9/دسمبر 1942 صفحہ6)

ایک اور تبلیغی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

’’تین اصحاب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ ان نئے احباب کو استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔

(الفضل 17/فروری 1944 صفحہ 5)

صدر انجمن احمدیہ کی سالانہ رپورٹ میں آپ نے لکھا: ’’31 عاقل بالغ افراد نے بیعت کی۔ اللّٰھم زد فزد۔ سال گذشتہ سے 12 کی زیادتی ہے‘‘۔

(سالانہ رپورٹ صدر انجمن احمدیہ42-1941ء)

ایک اور تبلیغی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

’’عرصہ زیر رپورٹ میں اللہ تعالیٰ نے دو نوجوان احباب (1) السید احمد عبد والزوری عکا اور (2) السید وجیہ حسن فطایر نابلس کو بیعت کر کے داخلِ سلسلہ عالیہ احمدیہ ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت عطا فرمائے اور احمدیت کے نور سے منور کرے۔‘‘

(الفضل 5/اگست 1942ء)

ایک اور تبلیغی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

’’اس عرصہ میں خدا کے فضل و رحم سے 24 احباب بیعت کر کے داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے فالحمد للہ علیٰ ذلک۔‘‘

(الفضل 12/جون 1946ء صفحہ 3)

ایک اور تبلیغی رپورٹ میں بیعت کنندگان کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:۔

’’عرصہ زیر رپورٹ میں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے بارہ اشخاص بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو استقامت عطا فرمائے اور احمدیت کی برکات سے متمتع فرمائے۔‘‘ (الفضل 28/اکتوبر 1949ء)

غریب الوطنی میں رفیقہ حیات کی وفات

جب مولانا محمد شریف صاحب تبلیغ اسلام کی خاطر بلادِ عربیہ میں تشریف لے گئے تو آپ کی اہلیہ محترمہ بھی آپ کے ساتھ تھیں۔ آپ کی اہلیہ جو کہ عظیم خاتون تھیں فلسطین میں انتقال کر گئیں جس سے آپ کو بہت بڑا صدمہ پہنچا۔ لیکن آپ نے اس صدمہ کو تبلیغ کی راہ میں آڑ نہ بننے دیا۔ مولانا محمد شریف اپنی اہلیہ مرحومہ کے متعلق فرمایا کرتے تھے۔ وہ نہایت نیک اور صالح خاتون تھیں۔ ہمیشہ چوہدری صاحب کے دینی کاموں میں ہاتھ بٹایا کرتی تھیں۔ اور کبھی بھی ان کے لئے تکلیف اور دکھ کا باعث نہیں بنیں۔ مولانا صاحب جب بھی اپنی اہلیہ کا ذکر کرتے تو ساتھ یہ کہتے کہ ’’میری پیاری اہلیہ‘‘ گویا آپ ایک عظیم خاتون تھیں۔ چنانچہ آپ ایک تبلیغی رپورٹ میں ان کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

’’بالآخر یہ بھی عرض کر دیتا ہوں کہ حکمت ایزدی کے ماتحت خاکسار کی اہلیہ جو حضرت اقدس کے ارشاد پر بلاد عربیہ میں خاکسار کے ہمراہ آئی تھی اور بہت اچھا نمونہ اور سابقہ بالخیرات تھی۔ ان ممالک میں تقریباً پونے پانچ سال خدمتِ سلسلہ کر کے اچانک دو تین روز بیمار رہ کر اور اپنے پیچھے تین خوردسال بچے چھوڑ کر بتاریخ 22 صفر 1363ھ موافق 27 تبلیغ 1332 ھش اپنے مولا حقیقی سے جاملی۔ إنا للّٰہ و إنا إلیہ راجعون والّٰلھم اغفرلھا وارحمھا وعافھا واعف عنھا وادخلھا فی جنة النعیم۔

(الفضل 26/اکتوبر 1943ء صفحہ4)

اخبار الفضل نے اہلیہ مولانا محمد شریف صاحب کا ذکر اس انداز میں کیا:۔

’’احمدی خواتین کی قربانیوں کی فہرست نہایت طویل ہے۔ اور خاص کر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عہدِ سعادت میں احمدی خواتین نے جو مثالیں قائم کی ہیں۔ وہ نہایت شاندار ہیں۔ مثلاً تثلیث کے مرکز لنڈن میں خدا تعالیٰ کا سب سے پہلا گھر جس میں پانچوں وقت اللہ اکبر کی صدا بلند ہوتی ہے۔ اور جسے تعمیر کرنے کی آج تک بڑے بڑے بادشاہوں کو توفیق نہ ملی۔ محض احمدی خواتین کے چندہ سے تعمیر ہوا اور یہ ایک علیحدہ چندہ تھا۔ جو مستقل چندوں کی ادائیگی کے علاوہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور احمدی خواتین نے پیش کیا۔ اور مطالبہ سے بڑھ کر پیش کیا۔

اس وقت جس بات کا ذکر کرنا مقصود ہے۔ وہ یہ ہے کہ جنگ سے پیدا شدہ موجودہ نہایت ہی خطرناک حالات میں احمدی خواتین دین کی خاطر جس ایثار اور قربانی کا ثبوت پیش کر رہی ہیں۔ اس کی مثال صفحہ عالم پر نہیں مل سکتی۔ چند ہی روز ہوئے ’’الفضل‘‘ میں یہ نہایت ہی افسوسناک خبر شائع ہوچکی ہے کہ ہمارے فلسطین کے مجاہد مولوی محمد شریف صاحب کی اہلیہ صاحبہ حیفا میں اپنے عزیز و اقارب سے دور غریب الوطنی میں وفات پاگئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن‘‘۔

(الفضل 21/مارچ 1943ء صفحہ1)

اپنی اس مرحومہ بیوی کا ذکر کرتے ہوئے محترم چوہدری صاحب فرماتے ہیں:۔

’’گذشتہ ہفتہ بتاریخ 22 صفر 1362 ھجری مطابق 27 تبلیغ 1322 ھجری شمسی خاکسار کی رفیقۂ حیات ام عبدالرشید سات سال کی رفاقت کے بعد دو تین روز بعارضہ بخار وضعف قلب بیمار رہ کر اس دارفانی سے انتقال کر کے اپنے مولیٰ حقیقی سے جاملی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ آج سے ساڑھے چار سال قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت خاکسار کے ہمراہ بلاد عربیہ میں خدمت سلسلہ عالیہ کے لئے آئی تھی اور آخر یہاں ہی خدمت کرتے ہوئے فوت ہو کر ؎

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

کی مصداق ہوگئی اور بلدہ احمدیت کبابیر واقعہ بر جبل الکرمل حیفا کے مقبرہ میں سپرد خدا کر دی گئی اللّٰھم اغفرلھا وادخلھا فی جنت النعیم۔۔۔

مرحومہ کا تعلیم وتربیت کے کام میں قابل ستائش نمونہ

یہاں کی زبان عربی تھی اور مرحومہ اگرچہ مڈل پاس تھی اور قرآن مجید باترجمہ اور ایک حدیث اور عربی کی دو تین کتابیں پڑھی ہوئی تھی مگر وہ تعلیم یہاں نفی کے برابر تھی اس لئے یہاں آکر مرحومہ پہلے بالکل بے زبان ہوگئی۔ آخر مرحومہ نے اللہ تعالیٰ سے رو رو کر دعائیں مانگنا شروع کیں۔ آخر چند ماہ میں ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مرحومہ کی زبان کھول دی اور عربی بولنے لگ گئی تب مرحومہ ڈیڑھ دو سال تک مدرسہ احمدیہ میں لڑکیوں کی تین جماعتوں کو تعلیم دیتی رہی۔ اور مستورات میں بھی کشتی نوح کا درس دیتی رہی۔ اور گھر میں تو ہر روز درس وتدریس کا مشغلہ جاری رکھتی تھی۔ اور اب تو مرحومہ اس قدر عربی سیکھ چکی تھی کہ بلا تکلف سب باتیں اور وعظ ونصیحت وتبلیغ وغیرہ بلا کسی روک کے کر لیتی تھی اور اس پر اللہ تعالیٰ کا بہت بہت شکریہ ادا کیا کرتی تھی اور کئی نیک ارادے رکھتی تھی......۔

مہمان نوازی

مہمان نوازی میں مرحومہ سے کبھی کوتاہی نہ ہوتی تھی۔ جس قدر مہمان آئیں۔ خواہ رات کو یا دن کو سب کے لئے کھانا وغیرہ خود ہی تیار کرتی تھی۔ زائرین دارالتبلیغ کے لئے ہر وقت چائے قہوہ وغیرہ تیار کر کے فوراً بھیجتی تھی۔ حتی کہ اپنی وفات سے ایک روز قبل جبکہ بیماری انتہائی زور پر تھی۔ اور سانس رک رک کر آرہا تھا احمدی بہنوں سے جو خبر گیری کے لئے پاس موجود تھیں کہا کہ آج جمعہ کا دن ہے بہت سے احمدی بھائی حیفا سے جمعہ پڑھنے کے لئے آئیں گے اس لئے ابھی قہوہ تیار کر دیں اور اس طرح ان سے قہوہ تیار کروا کر ان کے لئے بھیجا۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا کہ مہمانوں کی خاطر سب کھانا بتمام وکمال بھیج دیتیں اور اپنے لئے کچھ بھی نہ رکھتیں اور ویؤثرون علی أنفسھم ولو کان بھم خصاصة کی مصداق ہو جاتی۔ اخلاق کے لحاظ سے بھی نمونہ بہت اچھا رکھتی تھی۔ نہایت صالحہ اور عفیفہ تھی۔ رسالہ البشریٰ کی تیاری اور ترسیل میں بھی خاص مدد کرتی رہی۔ پیکنگ وغیرہ اور ٹکٹیں اور مہریں لگا کر پیکٹ بالکل تیار کر کے باہر بھجوا دیتی رہی۔ جزاھا اللہ احسن الجزاء۔ یہاں کی سب احمدی او رغیر احمدی خواتین مرحومہ کے ساتھ بہت محبت رکھتی تھیں اور احمدی خواتین کی محبت تو اپنے ایمان اور اخلاص کے سبب ان سب محبتوں سے بالا تھی۔ فجزاھن اللہ احسن الجزاء......۔

بالآخر درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو ہجرت فی سبیل اللہ کا اجر عطا فرمائے اور اپنی مغفرت کی چادر اس پر اوڑھائے اور مرحومہ کے ہر سہ بچوں کا جن کی عمر اس وقت علی الترتیب چار سال، دو سال اور ایک ماہ ہے خود حامی وناصر ہو کفیل ہو اور انہیں احمدیت کا خادم بنائے۔ ویوفقنی للصبر الجمیل۔

خاکسار احقر خدام السلسلۃ الاحمدیۃ۔ چوہدری محمد شریف مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نزیل جبل الکرمل حیفا۔ فلسطین بتاریخ 3/ربیع الاول 1362 ھجری۔

الفضل 16/اپریل جمعہ کی نماز کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مرحومہ کا نماز جنازہ پڑھا۔

(الفضل 21اپریل 1943ء صفحہ2)

بلاد عربیہ میں آپ کی شادی

اہلیہ کی وفات کے بعد آپ کے دو بچوں عزیزہ امۃ الحمید اور عزیز عبد الرشید کی پرورش وغیرہ معاملات بھی درپیش تھے ایسی حالت میں بھی آپ نے پوری کوشش سے اپنے فرائض منصبی کی بجا آوری میں کوشاں رہے۔ حضرت سیدنا فضل عمرؓ کی ہدایت کے مطابق آپ کی دوسری شادی کبابیر میں ہی ایک مخلص خاندان میں مکرمہ ومحترمہ حکمة صاحبہ بنت شیخ عباس عودہ صاحب سے ہوئی۔

(باقی آئندہ)

خطبہ جمعہ

دنیا کے ہر کونے میں بسنے والے احمدیوں کا اخلاص ووفا نا قابل مثال ہے گوکہ اظہار کے طریقے مختلف ہیں۔ اور ہندوستان کے اس حصّہ (کیرالہ) کے احمدیوں کے اخلاص ووفا کے اظہار کا بھی اپنا ایک طریق ہے۔

احمدیوں کی گرمجوشی اور خوشی اور خلافت سے محبت کا اظہار صرف اور صرف اس لئے ہے کہ یہ خلافت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کام کو آگے بڑھانے کے لئے وہ رسّی ہے جس کو پکڑ کے ہم نے آگے بڑھتے چلے جانا ہے اور اپنی منزل مقصود تک پہنچنا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے۔

اس تعلق اور اس جذبہ کو نہ صرف کبھی آپ نے مرنے نہیں دینا بلکہ اس میں ہر روز اضافہ کی کوشش کرنی ہے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ خدائے واحد و یگانہ کی عبادت اور نیک اعمال ایک مومن کے لئے انتہائی ضروری ہیں۔

اب آپ کو اللہ تعالیٰ نے مسیح محمدی کے ماننے کی توفیق دی ہے تو اس پیغام کو ایک خاص کوشش اور جدوجہد کے ساتھ آگے پہنچائیں

(کالی کٹ (کیرالہ۔انڈیا) میں پہلی بار خلیفۃ المسیح کا ورود مسعود اورخطبہ جمعہ جو ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست تمام عالم میں نشر کیاگیا۔ کیرالہ کے احمدیوں کے اخلاص و وفا کا تذکرہ اور عبادات اور نیک اعمال میں ترقی اور بدعات و غلط رسومات سے بچنے اور دعوت الی اللہ کے میدان میں خصوصی جدوجہد کرنے کی اہم نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز -فرمودہ 28 رنومبر 2008ء بمطابق 28رنبوت 1387 ہجری شمسی بمقام بیت القدوس۔کالی کٹ۔کیرالہ (انڈیا)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے آج مجھے ہندوستان کے اس علاقے میں بھی آنے کی توفیق دی۔ 2005ء میں جب مَیں قادیان آیا تھا اُس وقت بھی کیرالہ کے بعض مخلصین کا اصرار تھا کہ کیرالہ بھی ضرور آئیں لیکن حالات ایسے تھے کہ اس وقت فوری طور پر پروگرام نہیں بن سکتا تھا۔ مَیں نے اس وقت ان سے کہا تھا کہ آئندہ انشاء اللہ آنے کی کوشش کریں گے۔ سو اللہ تعالیٰ نے آج محض اپنے فضل سے اس بات کو پورا کرنے کی توفیق دی۔ یہ بالکل حقیقت ہے کہ جب تک انسان خود کسی چیز کا مشاہدہ نہ کر لے اس کے بارہ میں جو بھی معلومات ہوں صحیح طرح ان کا احاطہ نہیں کیا جا سکتا۔ مَیں اس بات پر اللہ تعالیٰ کا اور بھی زیادہ شکر ادا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہاں آ کر آپ لوگوں سے ملنے اور آپ لوگوں کے اخلاص و وفا کو دیکھنے کا موقع عطا فرمایا۔ گو اس صوبہ کے، اس علاقہ کے جتنے بھی لوگوں سے مَیں قادیان یا لندن میں ملا ہوں انہیں اخلاص و وفا سے پُر ہی پایا ہے لیکن یہاں آ کر جماعت کو دیکھ کر اور ہر مرد، عورت، بچے، بوڑھے، جوان کو دیکھ کر اور ان کے اخلاص و وفا کے معیار کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت پر فضلوں کا جو اندازہ ہوا ہے وہ آپ لوگوں سے ملنے کے بغیر نہیں ہو سکتا تھا۔

ہمارے ساتھیوں میں سے کوئی کہہ رہا تھا کہ ان میں انڈونیشین احمدیوں کی طرح کا ڈسپلن اور اخلاص ہے۔ کوئی کہہ رہا تھا کہ افریقنوں کی طرح کا اخلاص ہے، گو کہ افریقنوں کے اخلاص کے اظہار میں جوش بھی بہت نمایاں ہوتا ہے۔ لیکن مَیں کہتا ہوں کہ دنیا کے ہر کونے میں بسنے والے احمدیوں کا اخلاص و وفا نا قابل مثال ہے گو کہ اظہار کے طریقے مختلف ہیں اور ہندوستان کے اس حصّہ کے احمدیوں کے اخلاص و وفا کے اظہار کا بھی اپنا ایک طریق ہے۔ یہ حصّہ جو قادیان سے ہزاروں میل دور ہے، اس حصّہ میں رہنے والے احمدیوں میں سے شاید بڑی تعداد ایسی ہو جنہوں نے براہ راست خلیفہ وقت سے پہلی مرتبہ ملاقات کی ہو۔ لیکن بوڑھوں، جوانوں، بچوں کی آنکھوں میں پہچان اور جذبات کا ایک خاموش اظہار کہ دنیا کی کوئی طاقت نہیں جو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد جاری کردہ نظام خلافت سے محبت و وفا کے جذبے کو ختم کرنے میں روک بن سکے، اسے مَیں نے دیکھا ہے۔

یہ سب کچھ حیرت میں ڈال دیتا ہے کہ کیا ان جذبات کے اظہار کے بعد بھی دوسرے مسلمانوں کو شک ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے فرستادہ اور بھیجے ہوئے نہیں ہیں؟ جماعت کی بڑی مسجد شہر کے مرکز میں ہے اور آتے جاتے لوگ احمدیوں کی گرمجوشی اور خوشی کو دیکھ رہے ہیں، خلافت سے محبت کا اظہار ہو رہا ہے اور یہ صرف اور صرف اس لئے ہے کہ یہ خلافت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کام کو آگے بڑھانے کے لئے وہ رسّی ہے جس کو پکڑ کے ہم نے آگے بڑھتے چلے جانا ہے اور اپنی منزل مقصود تک پہنچنا ہے۔ اور ہماری منزل مقصود کیا ہے؟ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے۔ مرتے دم تک وہ کام کئے جانا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کو آسان بنانے والے ہوں۔ وہ کام کرتے چلے جانا ہے جو اللہ کے رسول ﷺ کی کامل اطاعت کا حامل بنانے والے ہیں۔ وہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے جو آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق، زمانے کے امام اور مسیح موعود اور مہدی موعود ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

پس جس جذبہ کا اظہار مَیں نے دیکھا کہ کس طرح یہاں کے احمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت کی وجہ سے آپ کے نظام خلافت سے اخلاص و وفا کا تعلق رکھتے ہیں اس کو قائم رکھنا ہر احمدی کا فرض ہے اور اس کو اسی صورت میں قائم رکھا جا سکتا ہے جب ہم اس بنیادی مقصد کو ہمیشہ اپنے سامنے

رکھنے والے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہماری زندگی کا بنیادی مقصد ہے۔

آنحضرت ﷺ کی پیروی اور اطاعت ہماری زندگیوں کا نصب العین ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر وہ معیار حاصل کرنا جن کی آپ علیہ السلام نے ہم سے توقع کی ہے، ہمارا ہدف یا ٹارگٹ ہونا چاہئے۔ ورنہ اگر یہ نہیں تو خلافت کے متعلق ترانے پڑھنا اور نظمیں پڑھنا کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

لوگ دنیاوی لیڈروں سے بھی جذباتی تعلق اور عقیدت رکھتے ہیں۔ دنیاوی مقاصد کے لئے بھی قربانیاں دیتے ہیں۔ لیکن کتنے ہیں جو خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے، اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کی اطاعت اور فرمانبرداری کی خاطر قربانیاں دیتے ہیں۔ جو لوگ بظاہر یہ قربانیاں دیتے نظر آتے ہیں، یہ سب نام نہاد قربانیاں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی تعلیم کے خلاف ہیں اور ان علماء اور لیڈروں کے پیچھے چل کر کرتے ہیں جو خود کسی ایسے رہنما کو چاہتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہدایت یافتہ ہو اور وہ اس زمانے میں صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور ان کے علاوہ کوئی نہیں۔ پس حقیقی قربانی کا شعور اور مقاصد کے حصول کے لئے راہیں متعین کرنا صرف احمدی کے ہی نصیب میں ہے اور اس کے علاوہ ہر احمدی کو اس تعلیم کو سمجھتے ہوئے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے سامنے قرآن اور سنّت کی روشنی میں پیش فرمائی، اپنانے اور اس پر قائم رہنے کی کوشش کرنی چاہئے تبھی ہم سچے اور حقیقی احمدی کہلانے کے قابل ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے کیا چاہتے ہیں؟ آپ علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں:

''یاد رکھو کہ سچے اور پاک اخلاق راستبازوں کا معجزہ ہے جن میں کوئی غیر شریک نہیں۔ کیونکہ وہ جو خدا میں محو نہیں ہوتے وہ اوپر سے قوت نہیں پاتے۔ اس لئے ان کے لئے ممکن نہیں کہ وہ پاک اخلاق حاصل کر سکیں۔ سو تم اپنے خدا سے صاف ربط پیدا کرو۔ ٹھٹھا، ہنسی، کینہ وری، گندہ زبانی، لالچ، جھوٹ، بدکاری، بدنظری، بدخیالی، دنیا پرستی، تکبر، غرور، خود پسندی، شرارت، کج بحثی، سب چھوڑ دو۔ پھر یہ سب کچھ تمہیں آسمان سے ملے گا''۔ یعنی راستبازوں کا معجزہ آسمان سے ملے گا'' جب تک وہ طاقت بالا جو تمہیں اوپر کی طرف کھینچ کر لے جائے، تمہارے شامل حال نہ ہو اور روح القدس جو زندگی بخشتا ہے تم میں داخل نہ ہو تم بہت ہی کمزور اور تاریکی میں پڑے ہوئے ہو۔ اس حالت میں نہ تو تم کسی مصیبت کا مقابلہ کر سکتے ہو نہ اقبال اور دولتمندی کی حالت میں کبر اور غرور سے بچ سکتے ہو''۔

آپؑ نے فرمایا: ''تم اَبۡنَآءُ السَّمَآءِ بنو نہ اَبۡنَآءَ الۡاَرۡضِ۔ اور روشنی کے وارث بنو نہ کہ تاریکی کے عاشق تا تم شیطان کی گزرگاہوں سے امن میں آ جاؤ''۔

(کشتیٔ نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 45)

پس یہ وہ اعلیٰ معیار ہے، وہ ٹارگٹ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں دیا ہے۔ انسان کمزور واقعہ ہوا ہے، زندگی میں اونچ نیچ ہوتی رہتی ہے اس لئے اس ٹارگٹ کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے ایک احمدی کو مسلسل کوشش اور جدوجہد کرنے کی ضرورت ہے۔ اس اقتباس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اللہ تعالیٰ کی مدد کے لئے اور ان اعلیٰ اخلاق کے حصول کے لئے طریقہ بھی بتا دیا اور وہ ہے اللہ تعالیٰ سے صاف ربط پیدا کرنا۔ ایک خالص تعلق پیدا کرنا۔ اور وہ کس طرح پیدا ہوتا ہے؟ وہ اسی صورت میں پیدا ہوگا جب ہم اپنے مقصد پیدائش کو ہمیشہ سامنے رکھنے والے ہوں گے اور وہ مقصد پیدائش خدا تعالیٰ نے ہمیں خود بتا دیا اور فرمایا وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ (الذاریات: 57) کہ میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ پس یہ ایک بہت بڑا مقصد ہے۔ اگر اس مقصد کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہو کر حاصل کرنے کی کوشش ہم کرتے رہیں گے تو اُن اعمال کے نہ کرنے کی طرف بھی توجہ رہے گی جن کی نشاندہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہے۔ اور ان نیک اعمال بجا لانے کی طرف بھی توجہ رہے گی جن کے بارہ میں خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ ہم معاشرے کے حقوق ادا کرنے والا بنانے والے ہوں گے اور پھر یہ اعمال ہمیں مزید اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بنائیں گے۔ اور پھر خلافت کی نعمت کا بھی انہی لوگوں سے وعدہ ہے جو اعمال صالحہ بجا لانے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے شرک سے بکلّی پاک اور اس کے عبادت گزار ہیں۔

پس اگر ہم نے اس انعام کو اپنے پر جاری رکھنا ہے جس کی پیشگوئی آنحضرت ﷺ نے فرمائی تھی، تو اپنے مقصد پیدائش کو یاد رکھنا انتہائی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عبادت کے لئے جو راستے ہمیں بتائے ہیں اور جو طریق ہمیں سکھایا ہے اس میں سب سے اہم پانچ وقت نمازوں کی ادائیگی ہے۔ پس ہر عورت، مرد، بچہ، بوڑھا ہمیشہ یاد رکھے کہ اگر اس کی پانچ وقت کی نمازوں کی حفاظت نہیں اور خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا نہیں، تو نہ ہم اعمال صالحہ کے اُس معیار کو حاصل کرنے والے ہو سکتے ہیں جو ہمیں بتائے گئے ہیں اور نہ انسان اللہ تعالیٰ کے اُن انعامات سے حصہ لے سکتا ہے جو عبادت کے ساتھ مشروط ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارہ میں ہم سے کیا توقع رکھتے ہیں۔ آپؑ ایک جگہ فرماتے ہیں:

''سو اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ سچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو''۔ (کشتیٔ نوح۔ روحانی خزائن۔ جلد 19 صفحہ 15)

پس اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد تقویٰ سے متعلق سب سے بڑی شرط نمازوں کی ادائیگی ہے اور نمازوں کی ادائیگی اس طرح نہیں کہ جیسے کوئی بوجھ سر سے اتارا جا رہا ہے کہ جلدی جلدی ختم ہو اور پھر جا کر اپنے دنیاوی کاموں میں مشغول ہو جائیں۔ نہیں، بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں نماز اس طرح ادا کرو جس طرح تم خدا کو دیکھتے ہو۔ اب دیکھیں جب ہم کسی بڑی ہستی کے سامنے پیش ہوتے ہیں تو ایک خوف ہوتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ جو سب سے بالا ہستی ہے اس کی عبادت کرتے ہوئے جب ہم یہ سوچ رکھیں گے کہ خدا تعالیٰ کو دیکھ رہے ہیں تو کس قدر ہماری خوف کی حالت ہوگی اور یہی حالت ہے جو خالص عبادت گزار بناتی ہے۔ لیکن چونکہ ہر ایک میں یہ حالت ایک دم پیدا نہیں ہو سکتی اس لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نماز پڑھتے ہوئے اگر یہ حالت نہیں کہ تم سمجھو کہ خدا کو دیکھ رہے ہو تو کم از کم یہ خیال کرو کہ خدا تعالیٰ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ وہ خدا جو سب طاقتوں کا مالک ہے، جو دلوں کا حال جانتا ہے۔ جب یہ خیال ہو گا کہ وہ سب طاقتوں والا خدا ہمیں دیکھ رہا ہے تو اُس کی عبادت کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔ اس طرح خالص ہو کر عبادت کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوگی جو خدا تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے والی ہوگی۔ ہم اپنی نمازوں کی اس طرح حفاظت کرنے والے بنیں گے جو دنیاوی لذات، دنیاوی کاروبار، دنیاوی مقاصد کو ثانوی حیثیت دے رہے ہوں گے۔ اور یہ چیز ہے جو ہمیں اَبۡنَآءُ السَّمَآءِ بنائے گی اور یہی چیز ہے جو ہمیں اس مقام پر لانے والی ہوگی جس سے ہم حقیقی رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شمار کئے جانے والے بنیں گے۔ یہ باتیں اس لئے نہیں بیان کی جا رہیں کہ جن لوگوں کو یہ حالت میسر نہیں آتی وہ مایوس ہو کر ایک طرف بیٹھ جائیں کہ ہم تو یہ معیار نہ حاصل کر سکتے ہیں اور نہ ہم نے کیا ہے اس لئے ہم جماعت سے باہر ہو گئے۔ بلکہ یہ وہ اعلیٰ معیار ہیں جن کے حصول کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ آگے بڑھنے والی جماعتوں کے لئے ہمیشہ بڑے ٹارگٹ مقرر ہوتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل اور برکتیں پہلے سے بڑھ کر نازل ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَرَحۡمَتِیۡ وَسِعَتۡ کُلَّ شَیۡءٍ (الاعراف: 157) کہ میری رحمت ہر ایک چیز پر حاوی ہے۔ پس ہم جو حاصل کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مل رہا ہے اور نیکیوں میں آگے بڑھتے چلے جانے کا ہی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ پس یہ نہ سمجھیں کہ جو حاصل نہیں کر سکتے یا نہیں کیا تو مایوس ہو گئے۔ بلکہ بڑھتے چلے جائیں تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت سے آگے بڑھاتا چلا جائے گا۔ اور پھر من حیث الجماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان انعاموں اور فضلوں کے ہم وارث بن رہے ہوں گے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے لئے مقدر فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں ایسے لوگ بھی بہت ہیں جو عبادتوں کے معیار حاصل کرنے والے ہیں۔ راتوں کو اُٹھ اُٹھ

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

THOMPSON & CO SOLICITORS

New Office in Morden

Consult us for your legal requirements

such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panal) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005

Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040

Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697

Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

کرنفل پڑھنے والے ہیں۔ جماعت کے لئے دعائیں کرنے والے ہیں۔تقویٰ پر قدم مارنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی وجہ سے جماعت پر پھر مجموعی لحاظ سے فضل فرماتا ہے۔لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کے افراد کی اکثریت کو اس معیار پر دیکھنا چاہتے ہیں جو آپؑ نے بیان فرمایا ہے تاکہ جماعت کے ہر فرد کا اللہ تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا ہو جائے۔ ہر فرد جماعت وہ فیض پانے والا بنے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرنے والے پاتے ہیں۔ جتنا زیادہ ہر فرد جماعت کے تقویٰ کا معیار بڑھے گا اتنی جلدی ہم احمدیت کے غلبہ کے نظارے دیکھنے والے ہوں گے۔جیسا کہ مَیں نے کہا اپنے ماحول میں ان نیک اعمال کی وجہ سے جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے ہم دوسروں کو بھی اپنی طرف کھینچنے والے ہوں گے۔ ہماری ان عبادتوں کی وجہ سے ہماری دعوت الی اللہ کی کوشش بھی بارآور ہو گی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سوں کو مَیں نے ملاقات کے دوران اخلاص و وفا سے پُر پایا ہے۔ اور ان کو دعاؤں کی قبولیت پر یقین سے پُر پایا ہے۔اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور اس کی رضا کی کوشش ان کی باتوں سے عیاں تھی۔ بہت سی عورتوں اور مردوں نے اپنے اور اپنی اولاد کے دین میں ترقی کرنے کی باتیں کی ہیں ان کے لئے دعا کے لئے کہتے رہے۔یہی وجہ ہے کہ خلافت اور جماعت سے بھی ان لوگوں کا پختہ تعلق ہے۔

پس اس تعلق اور اس جذبہ کو نہ صرف کبھی آپ نے مرنے نہیں دینا بلکہ اس میں ہر روز اضافہ کی کوشش کرنی ہے۔اور اس کے لئے جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ خدائے واحد و یگانہ کی عبادت اور نیک اعمال ایک مومن کے لئے انتہائی ضروری ہیں۔

اپنے آپ کو ہر مخفی شرک سے بھی بچائیں۔ یہاں آپ کے آپس میں مختلف مذاہب کے ساتھ تعلقات ہیں اور اُن کی وجہ سے، آپس میں ملنے جلنے کی وجہ سے، بعض بدعات اور غلط رسومات راہ پا جاتی ہیں اپنے آپ کو ان سے ہمیشہ بچا کر رکھیں۔ کیونکہ یہی باتیں پھر آہستہ آہستہ شرک کی طرف لے جاتی ہیں۔ یہاں تعلیم کا معیار ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس صوبہ میں احمدی بھی باقی آبادی کی طرح 100 فیصد تعلیم یافتہ ہیں۔تو اس تعلیم کو اپنے دین کی حفاظت کے لئے استعمال کریں۔ دینی تعلیم کا حصول بھی آپ لوگوں کا ایک اہم مقصد ہونا چاہئے تاکہ اپنے ایمان کی حفاظت کے ساتھ اپنے بچوں میں بھی دین سے تعلق پیدا کر کے ان کی حفاظت کرنے والے ہوں تاکہ آئندہ نسلوں کا ایمان بھی ہمیشہ ترقی کرتے چلے جانے والا ہو۔اور پھر اس دینی علم کو استعمال کر کے دعوت الی اللہ میں بھی اہم کردار ادا کرنے والے بنیں۔ یہ سرزمین ایسی ہے جہاں ہندوؤں کے علاوہ یہودی بھی آ کر آباد ہوئے پھر ان کی تلاش میں حضرت عیسیٰؑ کے خاص حواری حضرت تھومہ (Thomas) یہاں آئے، عیسائیت یہاں پھیلی۔ پھر جیسا کہ یہاں مشہور ہے حضرت مالکؓ بن دینار کے ذریعہ اور عرب تاجروں کے ذریعہ اسلام کی ابتداء یہاں اسلام کے ابتدائی زمانہ میں ہو گئی۔اب آپ کو اللہ تعالیٰ نے مسیح محمدی کے ماننے کی توفیق دی ہے تو اس پیغام کو ایک خاص کوشش اور جدوجہد کے ساتھ آگے پہنچائیں اور آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے اس حصّہ کی آبادی کو بھی لانے کی کوشش کریں کہ اب دنیا کی اصل نجات آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے آنے میں ہی ہے۔اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اسی لئے بھیجا ہے۔

پس اب ہم پر یہ ذمہ داری ہے کہ اس پیغام کو جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دنیا میں پھیلانا مقدر فرمایا ہے تو ایک کوشش کے ساتھ پھیلانے کی طرف توجہ کریں۔ دنیا کی توجہ اب پہلے سے بڑھ کر احمدیت کی طرف ہو رہی ہے۔آپ نے اپنے علاقہ میں بھی میڈیا کے ذریعہ محسوس کیا ہو گا اور مخالفت میں بھی اور سننے کے لئے بھی اب دنیا کی ایک خاص توجہ احمدیت کی طرف ہو گئی ہے۔ پس اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے ہمیں پہلے سے بڑھ کر اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

ہمیشہ اس بات کو یاد رکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ مجھے دعاؤں کا ہتھیار دیا گیا ہے۔اس لئے دعاؤں کی طرف ہمیں بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ یہی ہیں جو انشاء اللہ تعالیٰ ہماری کامیابی کا باعث بنیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

بقیہ:رپورٹ دورہ بھارت از صفحہ نمبر 2

(1) منسٹر آف سٹیٹ فار ہوم افیئرز حکومت ہند Shri Prakash Jaiswal۔موصوف نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔حضور انور نے ان سے گفتگو فرمائی۔دہشت گردی اور بدامنی کے ذکر پر حضور انور نے فرمایا کہ دہشتگرد کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔انسانیت کو تحفظ ملنا چاہئے۔جب انسان کا تحفظ خطرہ میں پڑ جاتا ہے تو پھر اس کا ردّعمل ظاہر ہوتا ہے۔اگرچہ یہ ردّعمل بھی غلط طرف کا ہوتا ہے۔وزیر موصوف 2004ء سے حکومت میں اسی عہدہ پر فائز ہیں۔2005ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی قادیان آمد کے موقع پر غیر ملکی احباب کو ویزے دلوانے کے سلسلہ میں انہوں نے بھرپور مدد کی تھی۔

(2) وزارت داخلہ کے ایک افسر S.K.Negi صاحب نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت پائی۔

(3) ''سماج وادی پارٹی'' کے معروف لیڈر Mr.Amar Singh (جو نیشنل اسمبلی کے ممبر پارلیمنٹ بھی ہیں) نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پایا۔حضور انور نے ان سے گفتگو فرمائی۔ان لیڈروں نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔

ائرپورٹ لاؤنج پر VVIP سٹیٹس کے لحاظ سے کلیئرنس دی گئی۔وی آئی پی لاؤنج سے ایک سپیشل گاڑی کے ذریعہ گورنمنٹ کے پروٹوکول آفیسر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو جہاز کی سیڑھیوں تک چھوڑنے آئے اور حضور انور کو جہاز پر سوار کروا کر رخصت ہوئے۔

چنائی میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال

Jet Airways کی پرواز 9w 829 ساڑھے گیارہ بجے دہلی کے انٹرنیشنل ائرپورٹ سے صوبہ تامل ناڈو کے انٹرنیشنل ائرپورٹ Chennai کے لئے روانہ ہوئی۔اور قریباً پونے تین گھنٹے کے سفر کے بعد جہاز Chennai کے ائرپورٹ پر اترا اور خلیفۃ المسیح کے قدم پہلی بار ہندوستان کے صوبہ تامل ناڈو کی سرزمین پر پڑے جو قادیان سے تین ہزار کلومیٹر دور ہے۔

جہاز کے دروازہ پر ائرپورٹ کی ڈپٹی مینجر، کسٹم آفیسر انچارج، جیٹ ایرلائن کے پروٹوکول آفیسر اور پولیس آفیسرز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا۔ائرپورٹ کے لاؤنج میں مجلس عاملہ جماعت 'چنائی' کے ممبران نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

مقامی جماعت نے حضور انور کے قیام کا انتظام Trident ہوٹل میں کیا تھا۔ائرپورٹ سے پولیس کے ایسکورٹ میں قافلہ ہوٹل ٹرائیڈنٹ کے لئے روانہ ہوا۔تین بجے ہوٹل تشریف آوری ہوئی۔ ہوٹل کا سینئر سٹاف پہلے سے ہی حضور انور کی آمد کا منتظر تھا۔سٹاف نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

چنائی جماعت کی لجنہ اماء اللہ سے ملاقات اور حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

جماعت احمدیہ چنائی (Chennai) کی لجنہ اور ناصرات ہوٹل کے ایک ہال میں جمع تھیں۔ اس ہال میں حضور انور سے ملاقات کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا اس ہال میں تشریف لے گئے۔ناصرات اور لجنہ نے دعائیہ نظمیں خوش الحانی سے کورس کی صورت میں پیش کیں۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ سے مختصر خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لجنہ کو خلافت کی برکات حاصل کرنے کے لئے نمازوں کی ادائیگی اور دعاؤں کی طرف توجہ دلائی اور اولاد کی تعلیم و تربیت کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی۔

حضور انور نے فرمایا کہ مائیں اپنی اولاد کے لئے نیک نمونہ بن جائیں کیونکہ آئندہ نسل کی تربیت کی ذمہ داری آپ کو سونپی گئی ہے۔حضور انور نے لجنہ کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اگلی دفعہ جب مَیں یہاں آؤں تو یہ جماعت بڑی ہو جانی چاہئے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے زیر تعلیم بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

دوپہر کے کھانے کا انتظام اسی ہوٹل میں کیا گیا تھا۔

''مسجد ہادی'' کا افتتاح

پروگرام کے مطابق اس ہوٹل سے چار بجے چنائی شہر کے ایک حلقہ میں Saint Thomas Mount میں نئی تعمیر ہونے والی احمدیہ مسجد ''مسجد ہادی'' کے افتتاح کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس کی گاڑی قافلہ کو ایسکورٹ کر رہی تھی۔ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''مسجد ہادی'' پہنچے تو احباب جماعت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پُرجوش استقبال کیا اور نعرے بلند کئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں جس کے ساتھ مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔ ہندوستان کی سرزمین میں یہ پہلی ایسی مسجد ہے جس کا افتتاح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔پھر 1947ء کے بعد ہندوستان کی سرزمین پر تعمیر ہونے والی یہ پہلی ایسی مسجد ہے جس کا افتتاح خلیفۃ المسیح کے مبارک ہاتھوں سے ہوا ہے۔

آج احباب جماعت چنائی (Chennai) کے لئے خوشیوں، مسرتوں سے معمور ایک عید کا دن تھا۔ایک بڑی تعداد نے اپنی زندگیوں میں پہلی بار کسی خلیفۃ المسیح کو اپنے درمیان اتنا قریب سے دیکھا تھا۔نمازوں میں یہ لوگ روتے تھے اور بعض سسکیاں لیتے تھے ان میں سے بہتوں کی زندگی میں یہ پہلی ایسی نماز تھی جو انہوں نے خلیفۃ المسیح کی اقتداء میں پڑھی۔ ان کی خوشی ناقابل بیان تھی۔ مسجد کے افتتاح کے لئے یہ لوگ دن رات تیاری کرتے رہے تھے۔حضور انور کی مبارک آمد اور تیاری کے لئے انہوں نے دن رات ایک کر دئے تھے۔مسجد کی طرف جانے والے راستے کا کافی حصّہ گڑھے پڑ جانے کی وجہ سے خراب تھا۔ایک رات قبل خدام نے شدید بارش کے باوجود رات بھر وقار عمل کر کے سڑک کے اس حصہ کو درست کیا جہاں سے حضور انور کی گاڑی گزرنی تھی تاکہ حضور کی کار کو کوئی جھٹکا نہ لگے۔خدام نہایت مستعدی کے ساتھ انتہائی منظّم طریق سے اپنی ڈیوٹیاں سرانجام دے رہے تھے۔شہر کے تمام چوراہوں اور دیگر راستوں پر جہاں جہاں سے حضور انور کی گاڑی نے گزرنا تھا خدام اپنے مخصوص یونیفارم کے ساتھ موجود تھے۔اور ٹریفک کنٹرول کرتے تھے۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ بعد ازاں مسجد کی بیرونی دیوار پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ بہت سے ہندو اور غیر احمدی دوست بھی اس تقریب میں شامل ہوئے جو مسجد کے باہر کھڑے تھے۔

مسجد ہادی (چنائی) کی تعمیر

مسجد ہادی (چنائی) کی تعمیر کے لئے 1960 مربع فٹ پر مشتمل قطعہ زمین 2006ء میں خریدا گیا۔جولائی 2007ء میں مسجد کی تعمیر شروع ہوئی۔اس مسجد کی دو منازل ہیں۔تیسری منزل پر مبلغ سلسلہ کے لئے رہائشی گھر ہے۔کل تعمیر شدہ رقبہ

2212 مربع فٹ ہے۔ مسجد کے دونوں ہال 931,931 مربع فٹ پر مشتمل ہیں۔ مجموعی طور پر تین صد نمازیوں کی گنجائش ہے۔ یہ مسجد 45 لاکھ روپے کی لاگت سے مکمل ہوئی ہے جس میں سے چار لاکھ روپے لجنہ اماءاللہ چنائی نے نقدی اور زیورات کی شکل میں پیش کئے ہیں۔

چنائی شہر کی خصوصیات

صوبہ تامل ناڈو میں چنائی (Chennai) کا یہ شہر جس کا سابقہ نام مدراس (Madras) تھا ایک کروڑ کی آبادی پر مشتمل ہے اور ہندوستان کے چار بڑے شہروں میں سے ایک ہے۔ اس شہر کو ایک خصوصیت یہ بھی حاصل ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک حواری سینٹ تھامس جو توما حواری کے نام سے بھی معروف ہیں حضرت مسیح ﷺ کے کسی قبیلہ کی تلاش میں کیرالہ سے ہوتے ہوئے یہاں بھی آئے۔ Saint Thomas Mount کا علاقہ جہاں ''مسجد ہادی'' کی تعمیر ہوئی ہے اسی حواری کے نام پر ہے اور یہ حواری اسی علاقہ میں مدفون ہیں۔

پھر اس علاقہ کو یہ خصوصیت بھی حاصل ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود ﷺ کا پیغام آپ کے زمانہ مبارک میں ہی اس جگہ پہنچا اور بعض خوش نصیب احباب کو قبول کرنے کی توفیق ملی۔

حضرت اقدس مسیح موعود ﷺ نے اپنی کتاب ''ضمیمہ انجام آتھم'' میں 313 صحابہ کا ذکر فرمایا ہے جن میں سے گیارہ صحابہ چنائی (مدراس) کے ہیں۔ ان کے اسماء درج ذیل ہیں۔

(1) مکرم سیٹھ احمد صاحب حاجی عبدالرحمٰن حاجی اللہ رکھا تاجر مدراس۔

(2) مکرم سیٹھ صالح محمد صاحب حاجی اللہ رکھا تاجر مدراس۔

(3) مکرم سیٹھ ابراہیم صاحب صالح محمد اللہ رکھا مدراس۔

(4) مکرم سیٹھ عبدالحمید صاحب ایوب حاجی اللہ رکھا صاحب مدراس۔

(5) مکرم حاجی مہدی صاحب عربی بغدادی نزیل قادیان مدراس۔

(6) مکرم سیٹھ محمد یوسف صاحب حاجی اللہ رکھا مدراس۔

(7) مکرم مولوی سلطان پور صاحب میلا پور مدراس۔

(8) مکرم حکیم محمد سعید صاحب میلا پور مدراس۔

(9) مکرم منشی قادر علی صاحب میلا پور مدراس۔

(10) مکرم منشی غلام دستگیر صاحب میلا پور مدراس۔

(11) مکرم منشی سراج الدین صاحب ترل۔ کیہڑی۔ مدراس۔

(روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 326)

اس لحاظ سے چنائی (مدراس) کی جماعت احمدیت کی ابتدائی جماعتوں میں سے ہے۔ کتنی ہی خوش قسمت ہے یہ سرزمین کہ جس پر حضرت مسیح موعود ﷺ کے پیغام کو قبول کیا گیا اور پھر آج کتنی ہی مبارک ہے یہ سرزمین کہ گزشتہ سو سال میں کسی بھی خلیفۃ المسیح کے قدم پہلی بار اس زمین پر پڑے اور یہ زمین بھی اُن مبارک زمینوں میں شامل ہوگئی جو حضور پُرنور کے وجود سے فیضیاب ہوئیں اور برکتوں سے حصہ پایا۔

صوبہ کیرالہ کے شہر کالی کٹ (Kalicut) کے لئے روانگی

''مسجد ہادی'' کی افتتاحی تقریب کے بعد پانچ بجے سہ پہر یہاں سے چنائی کے انٹرنیشنل ائرپورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ پروگرام کے مطابق اب یہاں سے صوبہ کیرالہ کے شہر کالی کٹ (Kalicut) کے لئے روانگی تھی۔

ڈپٹی کمشنر آف پولیس کی سربراہی میں ایک سیکورٹی دستہ حضور انور کے لئے سیکورٹی کی ڈیوٹی پر متعین کیا گیا تھا جو حضور انور کی آمد سے لے کر حضور انور کی روانگی تک ہر وقت ساتھ رہا۔ پولیس کی دو گاڑیاں قافلہ کے ساتھ چل رہی تھیں۔ ایک گاڑی قافلہ کو ایسکورٹ کر رہی تھی۔

پانچ بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ائرپورٹ پہنچے۔ حضور انور کی آمد سے قبل بورڈنگ کارڈ کے حصول، سامان کی بکنگ اور امیگریشن کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔ ویزا کے خصوصی سٹیٹس کی وجہ سے یہاں بھی سامان کی چیکنگ اور دیگر ہر طرح کی چیکنگ سے ائرپورٹ سیکورٹی حکام نے مستثنیٰ قرار دیا تھا اور سامان اور بورڈنگ پاس پر Security Check exempted کی مہر لگائی گئی تھی۔

ائرپورٹ پہنچتے ہی سیکورٹی اور ائرپورٹ حکام نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو Receive کیا اور وقت کی کمی کے باعث سیدھے جہاز کے اندر لے گئے۔

کالی کٹ (کیرالہ) میں ورودِ مسعود اور والہانہ استقبال

ائر انڈیا کی پرواز IC925 چھ بج کر دس منٹ پر چنائی انٹرنیشنل ائرپورٹ سے کالیکٹ کے لئے روانہ ہوئی اور ایک گھنٹہ دس منٹ کی پرواز کے بعد سات بج کر بیس منٹ پر جہاز صوبہ کیرالہ کے شہر کالیکٹ (Calicut) کے ائرپورٹ پر اترا۔ اور احمدیت کی اس دوسری صدی میں پہلی بار کسی بھی خلیفہ کے مبارک قدم کیرالہ کی سرزمین پر پڑے۔ اور اس زمین پر پڑے جہاں چودہ سو سال قبل اسلام حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی حضرت مالک بن دینارؓ کے ذریعہ ہندوستان میں داخل ہوا اور پھر کیرالہ سے سارے ہندوستان میں پھیلا۔

جہاز کے دروازہ پر ڈپٹی کمانڈر CISF، امیگریشن آفیسر، کسٹم آفیسر اور انڈین ائرلائن کے سٹاف ممبر نے حضور انور کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔

ائرپورٹ کے لاؤنج میں صوبہ کیرالہ کے زونل امراء کرام مکرم پروفیسر بی عبدالجلیل صاحب، زونل ٹسویتوڈرم زون، مکرم بی احمد کبیر صاحب زونل امیر ایرنا کلم، مکرم پروفیسر عبدالکریم صاحب زونل امیر پالگھاٹ، مکرم محمد علی ماسٹر صاحب زونل امیر مالاپورم، مکرم ایم اے محمد صاحب زونل امیر کالیکٹ، مکرم این کے احمد ماسٹر صاحب زونل امیر کنور (Kannur) اور ان زون کے دیگر سینئر جماعتی عہدیداران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا اور مصافحہ کی سعادت پائی۔

ائرپورٹ سے باہر احباب جماعت کیرالہ بڑی تعداد میں اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ حضور انور کے چہرہ مبارک پر نظر پڑتے ہی ان کے ہاتھ بلند ہوگئے اور ہر طرف سے اھلاً وسھلاً و مرحبا کی آوازیں آنے لگیں۔ بہتوں کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ ان لوگوں نے اپنی زندگیوں میں پہلی بار کسی بھی خلیفۃ المسیح کو اپنے اتنا قریب دیکھا تھا۔ ایک صدی کے انتظار کے بعد ان کے ہاں یہ انتہائی مبارک اور تاریخی دن آیا تھا کہ خلیفۃ المسیح کا پُرنور وجود ان کے ہاں موجود تھا۔ یہ حضور انور کو دیکھتے ہی جاتے تھے اور ان کی نظریں حضور پُرنور کے چہرہ مبارک پر مرکوز تھیں۔ اس انتہائی روح پرور ماحول میں قافلہ ائرپورٹ سے پولیس سیکورٹی کے ایسکورٹ میں مکرم ایم اے محمد صاحب زونل امیر کالیکٹ کی رہائشگاہ کی طرف روانہ ہوا۔ کالیکٹ میں حضور انور کا قیام مکرم ایم اے محمد صاحب زونل امیر کی رہائشگاہ پر تھا۔

سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر پہنچے اور یہاں پر موجود احباب کو اپنا ہاتھ بلند کر کے السلام علیکم کہا اور اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کا انتظام رہائش گاہ کے بیرونی لان (Lawn) میں کیا گیا تھا۔ آٹھ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ قریباً ڈیڑھ صد سے زائد افراد نے حضور انور کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کی سعادت پائی۔ صوبہ کیرالہ کی سرزمین پر یہ پہلی نماز تھی جو کسی بھی خلیفۂ وقت نے پڑھائی۔

صوبہ کیرالہ

صوبہ کیرالہ ہندوستان کے جنوب میں بحیرہ عرب کے ساحل پر واقع ہے۔ اس کا رقبہ 38,836 کلومیٹر اور آبادی تین کروڑ 18 لاکھ ہے۔ یہ صوبہ سرسبز وشاداب، نشیب وفراز پہاڑی وادیوں اور گھنے جنگلات جیسے قدرتی مناظر سے مزین ہے۔ اسلام سے قبل عرب، یہود، چینی اور یورپین قافلے اپنے اقتصادی مواد اور تجارت سے قبل یہاں مقیم رہے۔

ہندوستان میں اسلام کی آمد سب سے پہلے کیرالہ میں ہوئی۔ آنحضرت ﷺ کے صحابی حضرت مالک بن دینارؓ اپنے تجارتی سفر میں ارض ہند کے شہر کیرالہ آئے اور اسلام کا پیغام پہنچایا۔ اس وقت کیرالہ کے حکمران نے اسلام قبول کیا اور پھر مکہ کا سفر بھی اختیار کیا۔

کیرالہ میں احمدیت

کیرالہ میں احمدیت کا پیغام 1897ء میں پہنچا جب کیرالہ کے ای عبدالقادر صاحب کوان کے دوست محمد دیدی صاحب جو جزیرہ مالدیپ کے رہنے والے تھے نے کلکتہ سے ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' تحفۃً ارسال کی۔ اس طرح حضرت اقدس مسیح موعود ﷺ کے زمانہ میں ہی احمدیت کا پودا لگا۔ باقاعدہ جماعت کا قیام 1915ء میں عمل میں آیا اور کیرالہ کے علاقہ کینانور میں پہلی جماعت قائم ہوئی۔

اِس وقت صوبہ کیرالہ (Kerala) چھ زونز میں تقسیم ہے اور مجموعی طور پر 57 بڑی مضبوط اور فعال جماعتیں ہیں اور یہاں 16 مبلغین کرام اور 18 معلمین کرام خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

صوبہ کیرالہ میں کوڈونگلور (Kodungllur) ساحل سمندر پر وہ شہر ہے جہاں پرانے زمانہ میں بندرگاہ تھی اور دنیا کے مختلف ممالک سے آنے والے قافلے یہیں اترا کرتے تھے۔ حضرت مالک بن دینارؓ نے پہلی مسجد یہیں تعمیر کروائی جو ''مسجد مالک دینار'' کہلاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جگہ بھی بڑی مخلص اور فدائی جماعت قائم ہے اور چار ہزار چار سو مربع میٹر کے رقبہ پر ایک مخلص احمدی خاتون اہلیہ مکرم احمد اسماعیل صاحب نے تین لاکھ روپے کی لاگت سے مسجد تعمیر کروائی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک صوبہ کیرالہ میں ہماری 51 مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ تین مقامات پر بڑے وسیع وعریض مشن ہاؤسز کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ چار مقامات Karulai، Kalicut، Koodali اور Payangadi کے مقامات پر جماعت کے ''فضل عمر پبلک سکول'' بھی جاری ہیں۔ ان چاروں سکولوں میں مجموعی طور پر 1234 طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور اساتذہ کی تعداد 80 ہے۔ جماعت کو یہاں تعلیم کے میدان میں بھی خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

25 نومبر 2008ء بروز منگل:

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی رہائشگاہ کے بیرونی لان (Lawn) میں جہاں مقامی جماعت نے نماز کی ادائیگی کا انتظام کیا ہوا تھا تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

''احمدیہ مسجد بیت القدوس'' کالیکٹ کے لئے روانگی

پروگرام کے مطابق ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور ''احمدیہ مسجد بیت القدوس'' کالیکٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس کی دو گاڑیاں قافلہ کے ساتھ تھیں۔ ایک گاڑی اپنے مخصوص سائرن کے ساتھ قافلہ کو ایسکورٹ کر رہی تھی جبکہ دوسری گاڑی قافلہ کی گاڑیوں کے پیچھے تھی اور مختلف چوراہوں میں ڈیوٹی پر مامور پولیس راستہ کلیئر کرتی تھی۔ پونے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ''احمدیہ مسجد بیت القدوس'' تشریف آوری ہوئی جہاں جماعتی عہدیداروں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ بچوں نے جو ایک ہی طرح کے خوبصورت لباس میں ملبوس تھے خوش الحانی کے ساتھ کورس کی شکل میں دعائیہ نظمیں پیش کیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب یادگاری تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔ مسجد سے ملحقہ علاقہ میں ایک بڑی مارکی لگا کر استقبالیہ تقریب کا انتظام کیا گیا تھا جہاں ہزاروں کی تعداد میں احباب اور مسجد کے ایک احاطہ میں خواتین حضور انور کی آمد کی منتظر تھیں۔ نقاب کشائی کے بعد جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس مارکی میں تشریف لائے احباب نے بڑے ولولہ انگیز اور پُرجوش نعرے بلند کئے اور کافی دیر تک فضا نعروں سے گونجتی رہی۔ احباب میں ایک غیر معمولی جوش اور جذبہ تھا۔ نعرے لگاتے تھے اور روتے تھے۔ ایسا روح پرور منظر کہ خلیفۂ وقت ان کے درمیان موجود ہو انہوں نے اپنی زندگیوں میں کبھی نہیں دیکھا تھا۔

حضورانور سٹیج پر تشریف فرما ہوئے تو خدام کے ایک گروپ نے جو سفید شرٹس اور سیاہ رنگ کی پتلون پہنے ہوئے تھے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عربی قصیدہ ''عِلْمِی مِنَ الرَّحْمٰنِ ذِی الْآلَاءِ'' خوش الحانی سے پڑھا اور پھر اُردو منظوم کلام ''فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِی'' کے کچھ شعر پڑھ کر سنائے۔

خدام کے بعد اطفال کے گروپ نے جو سفید لباس پہنے ہوئے تھے حضور انور کی خدمت میں استقبالیہ گیت: ''یَا اَمِیْرَ الْمُوْمِنِیْن اَهْلًا وَّسَهْلًا وَّ مَرْحَبًا'' پیش کیا۔ بعد ازاں نظم ''ہے دست قبلہ نما لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه'' اور عربی قصیدہ ''یَاعَیْنَ فَیْضِ اللّٰهِ وَالْعِرْفَانِ'' خوش الحانی سے پیش کیا۔

اس کے بعد خدام کے ایک گروپ نے عربی قصیدہ ''یَاعَیْنَ فَیْضِ اللّٰهِ وَالْعِرْفَانِ'' اور اردو منظوم کلام: ہے شکر ربّ عز وجل خارج از بیاں'' اور ''حمد وثنا اسی کو جو ذات جاودانی'' کے چند اشعار پیش کئے۔ نیز حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے منظوم کلام

''آئے وہ دن کہ جن کی چاہت میں ہم گنتے تھے دن تسکین جاں کے لئے'' کے چند اشعار پیش کئے۔ بعد ازاں خدام نے ملیالم زبان میں ایک نظم پیش کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

سوا گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختصر خطاب فرمایا۔

حضور انور نے تشہد وتعوذ کے بعد فرمایا:

''اس وقت آپ جو یہاں پر سامنے بیٹھے ہیں اس کی غرض صرف ملاقات تھی کہ آج آپ لوگوں سے ملاقات ہوجائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہاں جمعہ بھی ادا ہوگا۔ اس میں بہت سی باتیں کرنے والی ہوں گی۔ آپ سے کروں گا انشاء اللہ۔ لیکن کیونکہ آپ کے چہروں سے بھی لگ رہا ہے کہ آپ کو کچھ سننے کا انتظار ہے اس لئے ایک دو باتیں کر دیتا ہوں۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ اس زمانہ کے امام مہدی کو، مسیح موعودؑ کو قبول کیا۔ یہ نظم، مجھے تو سمجھ نہیں آئی، ملیالم زبان میں پڑھی گئی ہے لیکن چند فقروں سے، الفاظ سے، لگ رہا تھا کہ امام مہدی کی آمد اور ثریا سے ایمان لانے کے قصہ کو بیان کیا جارہا ہے۔ بہر حال آپ کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ آپ نے آنے والے امام کو مسیح موعود، مہدیٔ معہود کو مانا۔ اب اس ماننے کے بعد آپ پر ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں کہ جو توقعات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم سے کی تھیں ان پر پورا اترنے کی بھی کوشش کریں۔

حضور انور نے فرمایا: جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں وہ یہ ہیں کہ اب آپ لوگ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں۔ اپنا تعلق اللہ تعالیٰ سے مضبوط کریں۔ عبادتوں اور نمازوں کی طرف توجہ دیں اور اسی طرح جو دوسری نیکیاں ہیں جن کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے، بے شمار ہیں۔ ان کو بجالانے کی کوشش کریں تا کہ آپ کے نیک نمونے اس علاقے میں قائم ہوں اور آپ کا جو نیک نمونہ ہے وہ احمدیت کو اس علاقہ میں پھیلانے میں ممد ومعاون ثابت ہو۔

حضور نے فرمایا: یقیناً آپ میں یا آپ کے بڑوں میں نیکیاں تھیں جس کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے آپ کو توفیق دی کہ احمدیت کو قبول کیا۔ ان نیکیوں کو جاری رکھنا اور ان سے فیض پانا بھی اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ کوشش کرتے رہو گے تو جاری رہیں گی۔ پس آپ کوشش کریں۔

حضور نے فرمایا: آپ کے چہروں پر مَیں دیکھ رہا ہوں ایک سکون، ایک اطمینان ہے، ایک نیکی ہے جو ایک احمدی کے چہرے پر ہونی چاہئے۔ تو امید ہے کہ آپ اس نیکی کو مزید بڑھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ (آمین)

اس مختصر خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سب کو السلام علیکم کہا اور خواتین کے حصہ کی طرف تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔

میڈیا کوریج

آج کی اس استقبالیہ تقریب کی کوریج کے لئے درج ذیل چار اخبارات، ایک نیوز ایجنسی اور چار ٹی وی چینلز کے نمائندے اور جرنلسٹ آئے ہوئے تھے۔

(1) Mathrudhumi (ملیالم زبان کا اخبار ہے) (2) Malayala Manorama (اس اخبار کی ڈیڑھ ملین سرکولیشن ہے) (3) Madhyaman (ملیالم زبان کا اخبار ہے) (4) The Hindi (ملک کا نیشنل اخبار ہے) (5) PTI (Press Trust of India) (نیوز ایجنسی) (6) ACV News (ٹی وی چینل) (7) India Vision (ٹی وی چینل) (8) C- Net (ٹی وی چینل) (9) Amirtha T.V.

ان سبھی نے آج کی استقبالیہ تقریب کی رپورٹس تیار کیں اور ریکارڈنگ کی۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج صوبہ کیرالہ کے Malapou Ram زون کی آٹھ جماعتوں Kalkulam، ChungaThara، Karvalai، Tirur، Vaniyamb Alam، Pathappiriyam، Manjeri اور Edappal کے 120 خاندانوں کے 994 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ یہ سبھی جماعتیں 50 سے 100 کلومیٹر تک کے فاصلہ سے ملاقات کے لئے آئی تھیں۔ یہ سبھی لوگ اپنے پیارے آقا سے مل کر بے حد خوش تھے۔ ان کے چہرے خوشی ومسرت سے معمور تھے، ان کے چہروں پر رونق تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بڑے بچوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ ساتھ ساتھ تصاویر بھی بن رہی تھیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر سوا ایک بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں ڈیڑھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت القدوس کالیکٹ میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت کچھ دیر کے لئے لجنہ کی طرف تشریف لے گئے۔

حضور انور نے خواتین کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت خواتین کو مَیں سلام کرنے کے لئے آیا ہوں۔ کل انشاء اللہ یہاں لجنہ کا فنکشن ہے اس میں آپ کو جو باتیں کہنی ہیں مَیں آ کے کہوں گا۔ مجھے آج ملاقات میں کافی ساری خواتین جو یہاں بیٹھی ہوئی ہیں مل چکی ہیں۔ کچھ آج شام کی ملاقات میں مل لیں گی۔ اس لئے ابھی اس وقت کسی فنکشن کی ضرورت نہیں۔

اس کے بعد ناصرات کے ایک گروپ نے ایک خیر مقدمی گیت ''یَا اَمِیْرَ الْمُوْمِنِیْن اَهْلًا وَّسَهْلًا وَّ مَرْحَبًا'' پیش کیا۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا اب باقی ترانے کل آپ کے پروگرام میں سنوں گا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''مسجد بیت القدوس'' سے روانہ ہو کر اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

''مسجد بیت القدوس''

جماعت کالیکٹ کی مسجد بیت القدوس Mathalakulam کے علاقہ میں واقع ہے۔ مسجد کی تعمیر کے لئے 1978ء میں نصف ایکڑ رقبہ خریدا گیا اور 8/نومبر 1981ء کو اس کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ جب کہ اکتوبر 1986ء میں اس کا افتتاح مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان مرحوم نے فرمایا۔

اس مسجد کے ساتھ جماعتی دفاتر ہیں اور ایک گیسٹ روم بھی ہے۔ اس مسجد کی تین منازل ہیں۔ مسجد کے ساتھ کھلی جگہ میں ایک لائبریری اور نمائش کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔

مردوں اور خواتین کی الگ الگ اجتماعی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق آج شام بھی فیملی ملاقاتیں تھیں۔ ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور ''مسجد بیت القدوس'' کے لئے روانگی ہوئی۔ پونے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد پہنچے اور اپنے دفتر تشریف لے گئے جہاں پروگرام کے مطابق خواتین اور مردوں کی علیحدہ علیحدہ ملاقاتیں شروع ہوئی۔

خواتین باری باری حضور انور کے سامنے سے گزرتیں، شرف زیارت حاصل کرتیں، دعا کے لئے عرض کرتیں۔ حضور انور بڑی بچیوں کو قلم اور چھوٹی بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرماتے۔

خواتین کی ملاقات کے بعد مرد احباب کی ملاقات شروع ہوئی۔ مرد احباب بھی باری باری حضور انور کے سامنے سے گزرتے، شرف مصافحہ حاصل کرتے۔ حضور انور کے دست مبارک کو بوسہ دیتے، حضور انور احباب سے گفتگو فرماتے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت طالبعلموں کو قلم عطا فرمائے اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام ساڑھے سات بجے تک جاری رہا۔

آج کیرالہ کے Kannur Zone کی درج ذیل دس جماعتوں کے 212 خاندانوں کے 1350 افراد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

Mangapuram، Manjeshwar، Mogral، Payangadi، KannurTown، Kannur، City، Mattannur، Koodali، Kadalai اور Thalashery۔

ان سبھی جماعتوں سے آنے والے خاندان 80 کلومیٹر سے لے کر 200 کلومیٹر تک کا فاصلہ طے کر کے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کے لئے آئے تھے۔ ان میں سے بہت بڑی تعداد ایسی فیملیز کی تھی جو اپنی زندگیوں میں پہلی مرتبہ کسی خلیفۂ وقت سے مل رہی تھیں۔ یہ ان کی ساری زندگی میں آنے والے انتہائی قیمتی لمحات تھے۔ ان چند لمحات کے اندر ہی یہ پیار ومحبت اور دعاؤں اور برکتوں کے ایسے خزانے لے کر لوٹ رہی تھیں جو کبھی نہ ختم ہونے تھے ان کی آئندہ نسلیں بھی ان خزانوں اور برکتوں سے فیضیاب ہوں گی۔ اللہ یہ سعادتیں ان سب کے لئے مبارک فرمائے اور ان برکتوں کو سمیٹنے کی توفیق بخشے۔

ملاقاتوں کے بعد پونے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت القدوس'' میں تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد پولیس کے ایسکورٹ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

میڈیا میں کوریج

۞ ...... آج ملیالم زبان کے اخبار Rashtra Deepike نے اپنی 25/نومبر 2008ء کی اشاعت میں پہلے صفحہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مسجد بیت القدوس میں آمد کی تصویر شائع کرتے ہوئے خبر دی کہ ''احمدیہ مسلمانوں کے عالمی روحانی لیڈر خلیفۃ المسیح الخامس امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد کو آج صبح کالیکٹ کے احمدیہ مسلم جماعت کی مسجد میں دئے گئے استقبالیہ کا منظر۔

۞ ...... ایک دوسری اخبار Mathrubhunvi نے اپنی 25/نومبر 2008ء کی اشاعت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصویر شائع کرتے ہوئے لکھا:

''احمدی مسلمانوں کے عالمگیر روحانی رہنما خلیفۃ المسیح الخامس امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد آج کالیکٹ میں تشریف لے آئے۔ آپ کے اس مختصر دورہ کا مقصد اپنے متبعین سے ملاقات ہے۔

کالیکٹ میں کیرالہ کے چھ زونل امیروں کی قیادت میں پُر جوش استقبال کیا گیا۔ احمدیہ خلافت کو پورے سو سال ہونے کے حوالہ سے ہندوستان کے احمدیوں کے روحانی مرکز قادیان میں ہونے والے صد سالہ جوبلی کے اختتام پر آپ شرکت فرمائیں گے۔

مذہب اسلام کا امن بخش پیغام دنیا کو دیتے ہوئے خلیفہ نے اپنے عالمی دورہ کو شروع فرمایا۔ افریقہ، امریکہ، یورپ، ایشیا وغیرہ ممالک کا دورہ کرنے کے بعد آپ قادیان میں اختتامی جلسہ سے خطاب فرمائیں گے۔

اس مہینہ کے پہلے ہفتہ میں برٹش پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں نے اجتماعی طور پر احمدیہ خلیفہ کو اعزاز بخشا تھا۔

احمدیہ خلافت کا نعرہ "Love for All Hatred for None" ہے۔ دنیا کے 193 ممالک میں یہ جماعت پھیلی ہوئی ہے۔

(باقی آئندہ)

ایک تبلیغ کرنے والے کی یہ خصوصیت ہونی چاہئے کہ وہ صالح عمل کرے اور کامل فرمانبرداری کا نمونہ دکھائے۔

صالح عمل وہ کام ہے جو صحیح بھی ہو، جائز بھی ہو اور موقع و محل کے مطابق بھی ہو۔

ہر دیکھنے والے کو نظر آئے کہ احمدی نوجوان اپنے دین کے بارہ میں جو کہتا ہے اس پر عمل کر کے بھی دکھاتا ہے۔

خدام الاحمدیہ کو ایسے پروگرام تشکیل دینے چاہئیں جو نوجوانوں کو تعمیری کاموں میں مصروف رکھیں۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ نوجوان ہی ہیں جو قوموں کی حفاظت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

آئندہ ہماری ترقی، خاص طور پر ان مغربی ممالک میں، تعلیمی میدان میں آگے بڑھنے پر منحصر ہے۔
احمدی طلباء کو چاہئے کہ ریسرچ، سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں آگے آئیں۔

(مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے 36 ویں سالانہ اجتماع کے موقع پر 5/اکتوبر 2008ء کو
حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب)

(رپورٹ : نصیر احمد قمر)

(اسلام آباد۔ ٹلفورڈ۔ 5/اکتوبر 2008ء): **خلافت** احمدیہ صدسالہ جوبلی کے مبارک سال میں مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے چھتیسویں سالانہ اجتماع کا اختتامی اجلاس اتوار 5/اکتوبر 2008ء کو اسلام آباد میں ہوا جس میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت شمولیت فرمائی اور مختلف مقابلوں میں امتیاز حاصل کرنے والے خدام و اطفال میں اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے اور روح پرور خطاب سے نوازا۔ ذیل میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس خطاب کا خلاصہ ہدیۂ قارئین ہے۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ نے آیت قرآنی ''وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلاً مِّمَّنْ دَعَا اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحاً وَقَالَ اِنَّنِی مِنَ الْمُسْلِمِینَ'' (حٰمٓ السجدہ :37) کی تلاوت کی۔ حضور انور نے اس کا ترجمہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس میں یہ فرماتا ہے کہ بات کہنے میں اس سے بہتر کون ہوسکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلائے اور نیک اعمال بجالائے اور کہے کہ مَیں یقیناً کامل فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

حضور نے فرمایا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کی طرف توجہ دلائی ہے لیکن ایک تبلیغ کرنے والے کی یہ خصوصیت ہونی چاہئے کہ وہ صالح عمل کرے اور کامل فرمانبرداری کا نمونہ دکھائے۔ اس میں یہ بتایا کہ عمل صالح ہوگا تو کامل فرمانبرداری ہوگی۔ بغیر عمل کے فرمانبرداری کا دعویٰ کھوکھلا دعویٰ ہے۔ صالح عمل وہ کام ہے جو صحیح بھی ہو، جائز بھی ہو اور موقع کی مناسبت سے بھی ہو۔ جس میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کا مکمل خیال رکھا گیا ہو تو ایسا عمل کرنے والا وہ انسان بن جاتا ہے جو صالح عمل کرنے والا انسان کہلاتا ہے۔ اور ایسے عمل کرنے والے جب خدا تعالیٰ کے پیغام کو دوسروں تک پہنچاتے ہیں تو ان کے پیغام کو وقعت دی جاتی ہے اور ان کو دوسرے سنتے بھی ہیں۔

حضور انور نے عمل صالح کی ایک مثال کے طور پر فرمایا کہ اللہ کا حکم ہے کہ نماز پڑھو اور پانچ وقت نمازیں فرض کی گئی ہیں اور وقت مقررہ پر پڑھنی فرض کی گئی ہیں لیکن بعض مواقع پر اس اہم فریضہ سے زیادہ بندوں کے حقوق ادا کرنے کو اہمیت دی گئی ہے۔ مثلاً اگر ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے اور اس دوران اس کو کوئی مدد کے لئے پکارے، بعض وقت ایسا موقع آجاتا ہے تو احسن عمل یہ ہے کہ فوری طور پر اس کی مدد کی جائے اور اس کو اس خطرہ سے نکالا جائے اور نماز توڑ دی جائے اور بعد میں نماز کو پورا کر لیا جائے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ اگر نماز پڑھتے ہوئے کسی بچے کی رونے کی آواز آجائے تو مَیں اس خیال سے کہ اس کی ماں کو تکلیف ہوگی نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس بات سے جہاں آنحضرت ﷺ کے انسانیت کی ذراسی تکلیف کے بھی شدید احساس کی کیفیت ظاہر ہوتی ہے وہاں بعض ایسے لوگوں کے خیالات کا ردّ بھی ہوجاتا ہے کہ نماز میں اِدھر اُدھر کی خبر ہی نہیں ہوتی۔ بعض لوگوں نے ایسی کہانیاں بنائی ہوئی ہیں کہ بعض نماز میں اس قدر محو ہوتے ہیں کہ کسی کے پاؤں پر بچھو نے ڈنک مار لیا اور اس کو پتہ ہی نہیں چلا۔ حضور نے فرمایا کہ بعض اوقات ایسا ہوسکتا ہے لیکن ہر وقت ہر ایک کی یہ حالت نہیں ہوتی۔ آنحضرت ﷺ کے مقابل پر کسی کا اللہ تعالیٰ سے تعلق لایا ہی نہیں جاسکتا۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ نماز میں بچے کے رونے کی آواز سن کر مَیں نماز کو مختصر کر دیتا ہوں تو باقی لوگ کیسے اتنی محویت کا دعویٰ کر سکتے ہیں۔

حضور نے اپنے خطاب کے اصل موضوع کی طرف واپس لوٹتے ہوئے فرمایا کہ بہرحال اللہ کے دین کا پیغام پہنچانے والا وہی کامیاب ہے جو اعمال صالحہ بجالانے والا ہوگا اور کامل فرمانبردار ہوگا۔

حضور نے فرمایا کہ خدام کے عہد میں ہم اسلام احمدیت کی خاطر جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ پھر 27/مئی کو خلافت جوبلی کے دن بھی مَیں نے ایک عہد لیا کہ اسلام احمدیت کی اشاعت اور آنحضرتؐ کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچائیں گے اور خلافت کے استحکام کے لئے آخری وقت تک جدوجہد کرتے رہیں گے۔

حضور نے فرمایا کہ جس طرح اس عہد کو پورا کرنے کے لئے دنیا کے مختلف ممالک سے عورتوں، مردوں، جوانوں کی طرف سے خط آرہے ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جماعت کی ایک بڑی تعداد اس احساس کو اپنے دل میں قائم رکھے ہوئے ہے کہ ہم نے اپنا عہد نبھانا ہے۔ اس کے لئے خود بھی دعا کرتے ہیں اور مجھے بھی لکھتے ہیں۔ لیکن اس کے لئے ہم میں سے ہر ایک کو اپنے اعمال کی طرف توجہ دینی ہوگی۔

حضور نے فرمایا کہ اعمال صالحہ کی ایک لمبی فہرست ہے جو قرآن کریم میں ہے۔ پس اس کی اہمیت کو پیش نظر رکھیں اور ان کو تلاش کریں۔ حضور نے فرمایا کہ میری نماز والی مثال سے کوئی بہانہ جُو یہ نتیجہ نہ نکال لے کہ اگر ہم انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں یا جماعت کا کام کر رہے ہیں، مصروف ہیں تو نمازیں معاف ہوگئیں۔

حضور نے فرمایا کہ نیک بندوں کے حق ادا کرنا بھی عبادت ہے لیکن اللہ کا حق ادا کرنا بہت بڑی عبادت ہے۔ جو مثال مَیں نے دی تھی کہ ضرورتمند کی فوری ضرورت پوری کر کے پھر اللہ کے اس فرض کی طرف لوٹ آؤ جو عبادت ہے، جو انسان کی پیدائش کا مقصد ہے کہ خدا کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق اس کی عبادت کی جائے اور یہی حقیقی کامیابی کا راز ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک مومن اس بات کا اعلان کرے کہ مَیں کامل فرمانبردار ہوں اور فرمانبرداری تب کامل ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کیا جائے۔ وہ احکامات سینکڑوں میں ہیں۔ پس یہ ایک اصولی بات ہے کہ تم تبلیغ صحیح طور پر اس صورت میں پہنچا سکتے ہو جب تمہارے اپنے نمونے ایسے ہوں کہ تمہاری ذات بھی دین کے صحیح نمونے پیش کر رہی ہو۔ ہر دیکھنے والے کو نظر آئے کہ یہ احمدی نوجوان اپنے دین کے بارہ میں جو کہتا ہے اس پر عمل کر کے بھی دکھاتا ہے۔ گویا اسلام اس زمانے میں بھی ایسا دین نہیں ہے جس پر عمل نہ کیا جائے۔ حضور انور نے اس کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ مثلاً اگر کوئی کسی کے منہ پر طمانچہ مارے تو وہ اتنا مغلوب الغضب نہ ہو کہ اپنا گروپ اکٹھا کر کے دوسرے کی پٹائی کئے بغیر اسے سکون نہ آئے۔ یا ذرا ذرا سی بات پر چاقو چھریاں نکال لیں جیسے یہاں سکولوں میں رَو چل پڑی ہے اور ذرا سے اختلاف پر دوسروں سے لڑائیاں ہوتی ہیں۔ ایک دوسرے کو شدید زخمی بھی کر دیتے ہیں۔ بعض دفعہ موت تک نوبت آجاتی ہے۔ اس طرح کے بدلے لینے سے بھی اسلام نے منع کیا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اسلام کی یہ تعلیم بھی نہیں ہے کہ اگر کوئی تمہارے ایک گال پر تھپّڑ مارے تو دوسرا آگے کر دو۔ یہ بھی فطرت کے خلاف تعلیم ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اسلام میانہ روی کی اور درمیانے راستہ کو اختیار کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اسلام کا مقصد معاشرے کی اصلاح ہے۔ اس لئے اللہ نے فرمایا کہ اگر کسی کی غلط حرکت پر اسے سزا دینے سے اس کی اصلاح ہوسکتی ہے تو سزا دو لیکن اگر معاف کرنے سے اصلاح ہوتی ہے تو معاف کر دو۔ لیکن سزا میں بھی یہ اصول پیش نظر رہے کہ معاشرے کے امن کو برباد نہیں کرنا۔ قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لو۔ اگر خود بدلے لینے شروع کر دئے تو یہ معاملہ آگے چل نکلے گا۔

صبر اور حوصلہ دکھانا انتہائی ضروری ہے۔ اگر صبر اور حوصلہ نہیں ہوگا اور بدلے لینے شروع ہو جائیں گے تو ہم بجائے امن کے علمبردار ہونے کے، معاشرے میں امن قائم کرنے کے، معاشرے کا امن تباہ کرنے والے کہلائیں گے اور اس سے کبھی وہ نیک پیغام جس کو اس ملک کے ہر فرد تک پہنچانا ہماری ذمہ داری ہے اسے پورا نہیں کر سکیں گے۔

حضور نے فرمایا کہ اگر اپنے عمل اچھے نہیں ہوں گے تو جس کو تبلیغ کریں گے وہ کہے گا کہ تمہارے دین نے تمہارے اندر کیا تبدیلی کی ہے اور تمہارے اندر وہ کیا چیز ہے جو ہم میں نہیں۔

حضور نے فرمایا کہ ہر نوجوان اس طرف توجہ دے کہ مَیں اسلام و احمدیت کے لئے کیا کرسکتا ہوں۔ کون سی ایسی خدمت کرسکتا ہوں جس سے مَیں اللہ کے پیار کو حاصل کرنے والا بن جاؤں اور اپنے عہدوں کو پورا کرنے والا بن سکوں۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ امانت کا حق ادا کرو۔ امانت کی بھی کئی قسمیں ہیں۔ ایک روپیہ پیسہ ہے جو کسی کے پاس رکھوایا جاتا ہے۔ پھر ایک امانت ہے جو آپ کے پاس آپ کے دین کی صورت میں ہے اس کا حق کیسے ادا کرنا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ کے فرائض میں عبادت اور نمازیں ہیں تو وقت پر ادا کرنی ہیں۔ مالی قربانی شرح کے مطابق کرنی ہے۔ اسی طرح طالبعلم اپنے وقت کو صحیح مصرف میں لا کر تعلیم کے لئے وقت دے۔ ایک احمدی طالبعلم کو امانت کا حق ادا کرتے ہوئے تعلیم پر پورا وقت دینا چاہئے۔ جامعہ کے طلباء ہیں وہ اپنی تعلیم کی طرف توجہ دیں۔ ان کی دوسری ہر مصروفیت سے زیادہ اہم ان کی تعلیم ہے۔ اگر اس طرف توجہ نہیں دے رہے تو دوسروں کو نصیحت کس طرح کر سکتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اسی طرح کاروباری آدمی کا، ملازمت پیشہ کا، طالبعلم کا، دوسرے کام کرنے والوں کا امانت کا ایک دائرہ ہے۔ جب تک اپنے اپنے دائرہ میں ہر احمدی اپنی امانتوں کی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں دے گا اس کا عمل، عمل صالح نہیں ہوسکتا اور نہ ہی اس کی فرمانبرداری کامل فرمانبرداری کہلا سکتی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ پھر مثلاً اب شوریٰ ہونی ہے۔ اگر ہر کام میں دیانتداری سے رائے نہیں دیں گے تو امانت کا حق ادا نہیں ہوگا۔

پھر اللہ کا حکم ہے کہ عاجزی اختیار کرو۔ کسی کو نہ اپنے علم پر تکبّر ہونا چاہئے، نہ ہنر پر، نہ دولت پر۔ یہ عاجزی ہی ہے جو انسان کو خدا کے قریب کرتی ہے۔

پھر حسن ظنّی ہے۔ آپس میں بہت سے دوستوں کے تعلقات اس لئے خراب ہو جاتے ہیں کہ بدظنی راہ

پانے لگتی ہے۔

پھر یہاں کے معاشرہ کے زیر اثر ایک بہت بڑی بیماری غضّ بصر کا نہ ہونا ہے۔ اپنی آنکھوں کو بُری چیز سے بچانا۔ حضور نے فرمایا کہ اس معاشرہ میں غضّ بصر صرف یہی نہیں کہ راہ چلتی ہوئی عورتوں کو نہیں دیکھنا بلکہ ٹی وی، انٹرنیٹ کے بعض پروگرام ہیں جو دیکھنے والے نہیں ہوتے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدام الاحمدیہ کو چاہئے کہ ایسے پروگرام بنائے جائیں کہ اپنے خدام کو اتنا مصروف رکھیں کہ وہ اس قسم کے بیہودہ پروگراموں کی طرف متوجہ ہونے کی بجائے تعمیری کاموں کی طرف توجہ دیں۔ جہاں وہ اس طرح برائیوں سے بچیں گے وہاں اپنے گھروں کو بھی سجانے والے ہوں گے۔

حضور نے فرمامایا کہ اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل کر کے ہمیں جس انعام سے نوازا ہے اس کی قدر کرنا ہمارا فرض ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس مغربی معاشرہ میں نوجوان بگڑ رہے ہیں۔ کوئی انگریزوں کا ٹولہ ہے، کوئی افریقنوں کا ٹولہ ہے، کہیں ایشین نے کوئی ٹولے بنائے ہوئے ہیں۔ کہیں ایک مزاج کے لوگوں نے ٹولے بنائے ہوئے ہیں۔ کہیں مسلمانوں کے بعض گروپ ہیں جو بعض حرکتیں کر کے اسلام کا غلط تصور دنیا کے سامنے رکھتے ہیں۔ ان میں برطانیہ کے لڑکے بھی شامل ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ احمدی نوجوانوں کا کام ہے کہ ایسے غلط اثر کو زائل کریں۔ اس کے لئے جہاں اعلیٰ اخلاق کے اظہار کی ضرورت ہے جس میں تمام قسم کی نیکیاں اور اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنا شامل ہے وہاں ظاہری حالتوں کو بھی ایسا رکھنا ضروری ہے کہ ہر احمدی خادم شکل سے ہی سلجھا ہوا نظر آئے۔ ظاہری لباس وغیرہ بھی مناسب ہو۔ حضور نے فرمایا کہ بعض نے عجیب وغریب قسم کے بال کٹوا کر یا ان پر بعض کریمیں اور Gel لگا کر عجیب حلیہ بنایا ہوتا ہے۔ عید پر بھی تیار ہو کر نماز کے لئے آتے ہیں لیکن ٹوپی اس لئے نہیں لینی کہ فیشن نہ خراب ہو جائے۔ حضور نے فرمایا کہ ٹوپی کے بغیر نماز پڑھی جا سکتی ہے لیکن اگر کوئی مجبوری ہو۔ اگر Gel اور کریمیں خریدنے کے لئے پیسے ہیں تو ٹوپی بھی خریدی جا سکتی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ یہ تمام چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں۔ یہ اس لئے بتائی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والوں کے مزاج بھی اور ظاہری حالتیں بھی ایسی ہونی چاہئیں کہ دیکھنے والے کے دل پر اثر کریں۔

حضور نے فرمایا کہ اگر اس معاشرہ میں بعض دوسرے مسلمان سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں کے بعض خاص قسم کے لباس ہیں جن کے بغیر گزارہ نہیں ہو سکتا تو یہ لباس کوئی شرط نہیں۔ لباس اچھا ہونا چاہئے۔ تن ڈھانپنے کے لئے ہونا چاہئے۔ عمل صالح یہ ہے کہ لباس ایسا ہو جس سے لوگ خوفزدہ نہ ہوں۔ ان میں سموئے جانے کے لئے یا ان کو اپنا پیغام پہنچانے کے لئے اچھا لباس ہو، Sober نظر آتے ہوں۔ لیکن اگر یہ خیال ہو جائے کسی کا کہ ان میں گھلنے ملنے کے لئے ہم نیکر اور بنیان پہن کر پھر رہے ہیں تو یہ لباس کھیلنے کے لئے تو ٹھیک ہے لیکن عام حالت میں نہیں۔ ہمارے نوجوان جنہوں نے پانچ وقت نمازیں پڑھنی ہیں ان کو وہی لباس پسند آئیں گے جو ہر وقت کام آ سکتے ہیں۔ تو لباس کا صحیح استعمال ہو جس سے نہ مقامی لوگوں میں کھچاوٹ پیدا ہو اور نہ ایسا ہو کہ جس سے فرق ہی نہ نظر آئے کہ ایک بازاری گلی کے لڑکے میں اور ایک احمدی لڑکے میں کیا فرق ہے۔ تو دونوں طرف کا خیال رکھنا چاہئے تب ہی عمل صالح کہلائے گا۔ اس لئے نہ ہی لباس میں اتنے شدّت پسند ہوں کہ یہ کہنے لگ جائیں کہ اگر فلاں لباس نہ ہو تو نماز نہیں ہو سکتی اور نہ ہی ایسا لباس کہ عجیب وغریب حلیہ ہو۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ کا ہر کام اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اور اس کے دین کی سربلندی کے لئے ہونا چاہئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب میں مزید فرمایا کہ نظام جماعت کی مکمل فرمانبرداری ہو گی تو آپ کے ذریعہ سے احمدی ہونے والے بھی نظام جماعت کے پابند ہوں گے۔ خلافت سے مکمل وفا کا تعلق ہو گا تو جہاں یہ تعلق آپ کی تربیت میں اہم کردار ادا کرے گا وہاں آپ کے ذریعہ سے ہونے والے احمدی بھی اس انعام کی قدر کرنے والے ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جہاں جماعت کے ہر فرد کے لئے ضروری ہے وہاں مَیں نوجوانوں سے بھی خاص طور پر کہتا ہوں کہ نیکی، تقویٰ، عبادت کی طرف توجہ دیں۔ دیانت اور امانت کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ دیں۔ سچائی پر ہمیشہ قائم ہونے اور اس کے ہر وقت اظہار کے لئے تیار رہنے کی کوشش کریں۔

حضور نے سچائی اور انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ سچائی کا معیار ایسا ہو کہ اگر جان کا بھی خطرہ ہو تو سچائی کا دامن نہ چھوڑیں۔ جان چلی جائے تو چلی جائے لیکن جھوٹ قریب نہ آئے۔ بہت سے نوجوانوں میں بعض برائیاں اس لئے پیدا ہوتی ہیں کہ گھروں میں جب ماں باپ پوچھتے ہیں تو جھوٹی سچی کہانیاں سنا دیتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ نوجوان ہی ہیں جو قوموں کی حفاظت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ نوجوان ہی ہیں کہ اگر وہ مکمل طور پر اپنے دین اور نظریات پر قائم ہوں تو دنیا میں انقلاب لانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور اسلام احمدیت کے پیغام کو اپنے اپنے حلقہ میں صحیح رنگ میں پہنچانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔

حضور نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء سے فرمایا کہ آئندہ ہماری ترقی تعلیمی میدان میں آگے بڑھنے پر ہی منحصر ہے۔ خاص طور پر ان مغربی ممالک میں۔ حضور نے فرمایا کہ ہمارے طالبعلم خاص طور پر ریسرچ کے میدان میں، سائنس ٹیکنالوجی کے میدان میں آگے آئیں۔ یہ ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے آپ یورپ میں اپنے قدم جما سکتے ہیں۔ اگر مغرب کی کسی چیز کو اپنانا ہے تو یہاں جو ریسرچ کی سہولت میسر ہے اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں اور اپنی ذہنی صلاحیتیں قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں چمکانے کی کوشش کریں۔ یہی ذریعہ اسلام کے تعارف اور تبلیغ میں کام کرے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ پس ہر میدان میں کام کرنے والے اور پڑھنے والے کو اپنے اپنے حلقہ میں نئے نئے راستے اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے خود تلاش کرنے ہوں گے بشرطیکہ آپ کے ذہن اس طرف مائل ہو جائیں اور سوچیں اور اپنے عمل بھی اس کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔

حضور انور نے 27 مئی والے عہد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ اس عہد کے تحت صرف وقتی جوش کے تحت جذبات کا اظہار نہیں ہونا چاہئے۔

حضور نے فرمایا: پس کامل اطاعت اور فرمانبرداری سے اس عہد کو پورا کرنے کے لئے نئے عزم سے کوشش کریں اور ایسی مثالیں قائم کریں جو آئندہ آنے والوں کے لئے نمونہ بن جائیں۔

اہم نصائح پر مشتمل اس نہایت پُر مغز خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کروائی اور اس کے ساتھ اجتماع اپنے اختتام کو پہنچا۔

۞۞۞۞۞

برلن تجھے مسجد کے ہوں اثمار مبارک

برلن تجھے آزادیٔ اظہار مبارک
یہ منبر و محراب ، یہ مینار مبارک
چھٹنے لگی سودائے شبِ شرک و ضلالت
روشن ہوئے توحید کے آثار ، مبارک
گونجے گی صدا شہر میں اب نامِ خُدا کی
اور جائے گی دیوار کے اُس پار ، مبارک
آنکھوں میں محبت لئے ، ہونٹوں پہ تبسّم
غم بانٹنے آئے ہیں جو غم خوار ، مبارک
آئے تھے جو مہمان سرِ فرشِ عقیدت
خاموش نگاہوں میں تھا اقرار ، مبارک
جو سنگ بکف ، طعنہ بہ لب آئے تھے اُس دن
بن جائیں گے اک روز پرستار ، مبارک
یہ امن و سکوں ، دولتِ ایمان و محبت
برلن تجھے مسجد کے ہوں اثمار مبارک

(ڈاکٹر فضل الرحمن بشیرؔ۔ تنزانیه)

مسجد المهدی

(بریڈفورڈ۔ برطانیہ۔افتتاح 7/نومبر 2008ء)

جس کا وعدہ تھا وہ ظاہر ہو چکا ہے وقت پر
ہادیٔ کاملؐ کا مظہر ، مہدیٔ آخر زماں
قریہ قریہ گونجتی ہے اُس کی آمد کی صدا
مسجد المہدی بنی ہے اُس کا اک تازہ نشاں

(عطاءالمجیب راشد)

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

بقیہ :رپورٹ دورہ برطانیہ از صفحہ نمبر 16

میں سارے خاندان نے بیعت کی ہے۔حضور انور نے ازراہ شفقت اس کے بچوں کے بارہ میں بھی دریافت فرمایا۔

حضور انور نے احباب جماعت کو شرف مصافحہ عطا کرنے کے بعد تعمیر مسجد کمیٹی کے ممبران اور وقار عمل میں حصہ لینے والے احباب اور قائد خدام الاحمدیہ اور زعیم انصار اللہ کو تحائف عطا فرمائے۔

مستورات کی ملاقات

بعدازاں سوا بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ خواتین کے ہال میں تشریف لے گئے اور مستورات کو شرف ملاقات عطا فرمایا۔حضور انور نے ازراہ شفقت ہر عورت اور بچی کو وقت دیا اور ان کے حالات دریافت فرمائے ۔بچیوں نے نظمیں پیش کیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ہڈرزفیلڈ(HuddersField) کے لئے روانگی

پونے ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی ۔ پروگرام کے مطابق یہاں سے ہڈرزفیلڈ (HuddersField) کے لئے روانگی ہوئی۔ بریڈفورڈ سے ہڈرزفیلڈ کا فاصلہ 16 کلومیٹر ہے۔

بیت التوحید (ہڈرزفیلڈ) میں ورودمسعود اور استقبال

قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ ہڈرزفیلڈ کے نئے سینٹر ''بیت التوحید'' پہنچے۔ جہاں احباب جماعت مرد و خواتین نے حضور انور کا استقبال کیا۔حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اس نئے سینٹر کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے ۔اس جگہ کا کل رقبہ 5ء1 ایکڑ ہے اور اس پر ایک بلڈنگ بنی ہوئی ہے۔اس بلڈنگ کے مسقّف حصہ کا رقبہ 380 مربع میٹر ہے۔ یہ عمارت دو منزلہ ہے۔اوپر اور نیچے دونوں جگہ ہال ہیں جن کو نمازوں کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ دفاتر کے لئے کمرے بھی موجود ہیں۔کچن اور باتھ رومز وغیرہ کی سہولت بھی حاصل ہے۔اس عمارت کے سامنے ایک کھلا پارک ہے جو کھیلنے کے لئے گراؤنڈز ہیں۔

یہ عمارت چار لاکھ تین ہزار پاؤنڈز میں خریدی گئی ہے۔ اب اس مسجد کی تعمیر کا پروگرام ہے جو اس عمارت کے ساتھ کھلے احاطہ میں تعمیر ہوگی۔اس عمارت کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔

عمارت کے ایک حصہ میں خواتین کے بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔حضور انور کچھ دیر کے لئے خواتین کی طرف بھی تشریف لے گئے۔خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔

بعدازاں مجلس عاملہ ہڈرزفیلڈ، تعمیر مسجد کمیٹی کے ممبران اور وقار عمل کرنے والے خدام نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

ہڈرزفیلڈ سے پولیس کی ایک گاڑی نے بریڈفورڈ جاکر مسجد المہدی سے ہڈرزفیلڈ آنے تک حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی کو ایسکورٹ کیا تھا۔ پولیس کے ان افسران نے بھی حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی اور حضور انور کی خدمت میں پولیس کی طرف سے تحفہ پیش کیا۔

مقامی جماعت نے دوپہر کے کھانے کا انتظام اسی جگہ پر کیا ہوا تھا۔ پروگرام کے مطابق کھانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت ہڈرزفیلڈ کے پہلے مشن ہاؤس ''بیت الصمد'' تشریف لے گئے جہاں نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔ پولیس کی گاڑی نے قافلے کو ایسکورٹ کیا۔

اڑھائی بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''بیت الصمد'' میں نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں ۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام احباب جماعت کو شرف مصافحہ سے نوازا اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

مانچسٹر سے آنے والے احباب نے بھی حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا ۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان احباب سے فرمایا کہ اب آپ بھی مسجد بنائیں۔پھر مَیں وہاں آؤں گا۔

بعدازاں حضور انور کچھ دیر کے لئے لجنہ کی طرف تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور بچیوں نے ترانے اور نظمیں پیش کیں۔حضور انور نے ازراہ شفقت بچیوں کو بھی چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ایک پولیس کے دوست نے عرض کیا کہ حضور میرے بچوں کے لئے چاکلیٹ عطا فرمائیں ۔حضور انور نے ازراہ شفقت اپنی مٹھی بھر کر اس کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

شفیلڈ(Sheffield) کے لئے روانگی

اب یہاں سے آگے شفیلڈ(Sheffield) کے لئے روانگی تھی ۔تین بج کر دس منٹ پر حضور انور نے دعا کروائی اور قافلہ شیفیلڈ کے لئے روانہ ہوا۔قریباً ایک گھنٹے کے سفر کے بعد چار بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ''مسجد بیت العافیت'' شیفیلڈ تشریف آوری ہوئی جہاں احباب جماعت مرد وخواتین نے نعرے بلند کرتے ہوئے اھلاً وسھلاً ومرحبا کے ساتھ اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا ۔بچوں نے اپنے ہاتھوں میں پرچم لہراتے ہوئے گیت اور دعائیہ نظمیں پیش کیں۔حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔

شیفیلڈ میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال

شیفیلڈ کی جماعت 30 میل کے ایریا میں آباد تین شہروں میں بسنے والے قریباً دو صد احباب پر مشتمل ہے۔ ان تینوں جماعتوں کے احباب مرد و خواتین بچے بوڑھے اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے موجود تھے۔سردی بھی تھی اور ہلکی ہلکی بارش بھی ہو رہی تھی لیکن یہ عشاق اپنے پیارے آقا کے دیدار کے لئے موسم کی شدت کی پرواہ کئے بغیر مشن ہاؤس کے بیرونی احاطہ میں کھلے آسمان تلے کھڑے تھے۔حضور انور کی آمد پر اپنے ہاتھ ہلا کر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔حضور انور اپنا ہاتھ بلند کرتے ہوئے سب کے سامنے سے گزرے۔خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ایک واقف نو بچے نے حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے اور دو واقف نو بچیوں نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

اس کے بعد حضور انور نے مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور مسجد کے اندر تشریف لے گئے اور مسجد اور اس سے ملحقہ دفاتر اور رہائشی حصے کا معائنہ فرمایا۔

مسجد اور جماعتی سینٹر کے لئے یہ موجودہ عمارت اپریل 2006ء میں ایک لاکھ ساٹھ ہزار پاؤنڈ سے خریدی گئی جس پر باقاعدہ مسجد کا تعمیراتی کام جنوری 2008ء میں شروع ہوا اور دس ماہ کے قلیل عرصہ میں قریباً پانچ لاکھ پاؤنڈ کی لاگت سے نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب دو منزلہ مسجد کی تعمیر مکمل ہوئی۔

حضور انور کی آمد پر مسجد اور اس کے بیرونی احاطہ کو رنگ برنگی جھنڈیوں اور روشن قمقموں سے سجایا گیا تھا۔مسجد کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

چار بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ''مسجد بیت العافیت''میں تشریف لائے اور مسجد کے مردانہ ہال میں مجلس عاملہ شیفیلڈ ،مجلس عاملہ انصار اللہ و خدام الاحمدیہ نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام احباب کو شرف مصافحہ عطا فرمایا اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خواتین کے ہال میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔حضور انور نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔بچیوں نے اس موقع پر اپنے پیارے آقا کی خدمت میں گیت اور نظمیں پیش کیں۔

سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے'' مسجد بیت العافیت''میں نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں اور نمازوں کی ادائیگی کے ساتھ مسجد بیت العافیت کا افتتاح عمل میں آیا۔

تقریب استقبالیہ(Reception)

آج شام مسجد کے افتتاح کے تعلق میں ایک تقریب استقبالیہ (Reception) کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں میں شیفیلڈ کے لارڈ میئر ،ممبر آف پارلیمنٹ ،کونسلرز، چرچ لیڈرز، چیف ایگزیکٹو آف ہاؤسنگ اینڈ کونسل، سٹاف آف سوشل سروسز اور ممبر آف Religious Advisery Panel، BBC Radio ،ڈاکٹرز، وکلاء اور زندگی کے دوسرے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے احباب شامل تھے۔

اس تقریب کا آغاز شام سات بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو احسان الحق عادل صاحب نے پیش کی اور اس کا انگریزی ترجمہ ڈاکٹر ندیم احمد اصاحب نے پیش کیا۔اس کے بعد صدر جماعت شیفیلڈ مکرم سید محسن عباس رضوی صاحب نے جماعت احمدیہ شیفیلڈ کے قیام کی مختصر تاریخ بیان کی ۔بعدازاں مکرم امیر صاحب UK نے جماعت کے تعارف پر مشتمل اپنا ایڈریس پیش کیا۔

امیر صاحب یوکے کے ایڈریس کے بعد لارڈ میئر کونسلر مسز جین برڈ نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے جماعت کے رفاہ عامہ اور خدمت خلق کے کاموں کو سراہا۔ موصوفہ نے کہا کہ انہیں شیفیلڈ جیسے شہر میں رہنے پر فخر ہے جہاں مختلف مذاہب اور کلچر کے لوگ ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہتے ہیں اور ایک دوسرے کی عزت کرتے ہیں۔

بعدازاں مسجد کے علاقہ سے تعلق رکھنے والے ممبر پارلیمنٹ رچرڈ کے اَرون نے اپنے ایڈریس میں جماعت احمدیہ کے متعلق نہایت اچھے خیالات کا اظہار کیا اور بتایا کہ 22/ اکتوبر 2008ء کو ہاؤس آف پارلیمنٹ میں حضور انور کے خطاب سے وہاں موجود ممبرز آف پارلیمنٹ بے حد متاثر ہوئے تھے۔انہوں نے اس بات پر بھی خوشی

اسیران راہ مولیٰ کیلئے خصوصی درخواست دعا

مکرم چوہدری سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ناصر احمد صاحب، مکرم ادریس احمد صاحب، مکرم بشارت احمد صاحب آف چک سکندر ضلع گجرات ستمبر 2003ء سے زیر دفعہ 302 قتل کے جھوٹے الزام میں قید ہیں اور اس وقت ڈسٹرکٹ جیل جہلم میں ہیں۔سیشن کورٹ سے سزائے موت کے بعد ہائی کورٹ میں اپیل دائر ہے۔

مکرم محمد اقبال صاحب آف چک 227 گ۔ب فیصل آباد مارچ 2004ء سے زیر دفعہ 295-C توہین رسالت کے بے بنیاد الزام کے تحت گرفتار ہیں۔سیشن کورٹ فیصل آباد کی طرف سے سنائی جانے والی سزائے عمر قید کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل دائر ہے۔

مکرم ڈاکٹر محمد اصغر صاحب آف چک نمبر 4 ننکانہ صاحب جون 2008ء سے زیر دفعہ 295-C ایک اشتہار جس پر آیات تحریر تھیں کو پھاڑنے کے جھوٹے الزام کے تحت گرفتار ہیں ۔ سیشن کورٹ سے ضمانت مسترد ہونے پر ہائی کورٹ میں اپیل دائر ہے۔

مکرم رانا خلیل احمد صاحب آف کنری ستمبر 2008ء سے زیر دفعہ 295-A مقامی خطیب کو توہین رسالت پر مبنی خط لکھنے کے بے بنیاد اور لغو الزام کے تحت گرفتار ہیں۔

مکرم عبدالحمید غنی صاحب صدر جماعت حلقہ ٹینچ بھاٹہ اور مکرم حبیب احمد صاحب مربی سلسلہ ٹینچ بھاٹہ ضلع راولپنڈی ماہ رواں میں زیر دفعہ 298-C گرفتار ہوئے ہیں۔ ہر دو پر الزام ہے کہ انہوں نے ایک مکان کو نماز سنٹر بنا رکھا ہے۔

دیگر متعدد احباب جماعت ایسے ہیں جو مختلف مقدمات کے اندراجات کے بعد ضمانتوں پر ہیں اور مختلف عدالتوں میں مقدمات کی پیروی کر رہے ہیں۔

احباب جماعت سے خصوصی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان اسیر بھائیوں کی جلد رہائی کے سامان فرمائے اور مقدمات میں ملوث تمام احباب کی باعزت بریت کے سامان فرمائے۔آمین

کا اظہار کیا کہ ان کا رابطہ ایک ایسی مذہبی جماعت سے ہوا ہے جن کا ماٹو ''محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں'' ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔ حضور انور نے تشہد وتعوذ کے بعد تمام مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا کہ وہ اپنی مصروفیات کے باوجود وقت نکال کر اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: خدا کرے کہ آج کی یہ تقریب سب کے لئے باہمی پیار و محبت اور اعتماد کا باعث بنے۔ حضور انور نے فرمایا کہ بانی جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کے حصول کے لئے دو اصول بیان فرمائے ہیں۔ ایک یہ کہ لوگ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کریں۔ دوسرا یہ کہ بنی نوع انسان کی خدمت کرتے ہوئے ہمیشہ انصاف کا دامن تھامے رکھیں اور یہی تعلیمات جماعت کے نعرہ ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کی بنیاد ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر قرآن مجید کی تعلیم پر عمل کیا جائے تو دنیا سے نفرت کا خاتمہ ہو جائے گا اور لوگ بلا خوف و خطر ایک دوسرے کے ساتھ مل کر امن کی زندگی گزاریں گے۔

سورۃ البقرۃ کی آیت 257 ''لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْن'' کا حوالہ دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مذہب میں کوئی جبر نہیں رکھا اور ہر انسان اپنی مرضی سے کوئی بھی مذہب اختیار کر سکتا ہے اور ایسی صورت میں نفرت کی کوئی وجہ نہیں رہ جاتی۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس اصول کے تحت معاشرے میں امن قائم کرنے کی خاطر یہ مسجد روشنی کا ایک مینار ثابت ہوگی کیونکہ قرآن کریم نے ہی ہمیں حقیقی اخوت اور محبت کا ماحول پیدا کرنے کے طور طریقے سکھائے ہیں۔

حضور انور نے سورۃ النحل کی آیت 91 کے حوالہ سے بتایا کہ اس آیت میں مسلمانوں کو اپنی زندگی گزارنے کے اطوار سکھائے گئے ہیں اور اس میں انصاف اور نیکی کی تعلیم دیتے ہوئے ہر ایک سے ایسا ہی سلوک کرنے کی تلقین کی گئی ہے جیسے وہ تمہاری اپنی ہی فیملی سے تعلق رکھتا ہو۔ ہمیں اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں بے حیائی، بُرائی اور ناانصافی کو جڑ سے ختم کر دینا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دنیا ایک عالمگیر جنگ کی طرف قدم بڑھا رہی ہے اور اس تباہی سے بچنے کے لئے فوری اقدام کرنے کی ضرورت ہے۔ دنیا کے موجودہ حالات اس طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ اگر پھر جنگ چھڑ گئی تو اس سے پوری دنیا متاثر ہوگی اور ہم اس تباہی کی طرف بڑی تیزی سے قدم بڑھا رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انسان کو یہ توفیق دے کہ وہ اپنی ذمہ داریاں نبھاتے ہوئے اس کی مخلوق کو تباہی سے بچائے۔

خطاب کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور نے لارڈ میئر شیفیلڈ اور علاقہ کے ممبر آف پارلیمنٹ کو تحائف عطا فرمائے۔

لارڈ میئر شیفیلڈ نے حضور انور کی خدمت میں سٹی آف شیفیلڈ کی طرف سے شیلڈ کا تحفہ پیش کیا۔

کھانے کے بعد ساڑھے آٹھ بجے یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ آخر پر اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے باری باری شرف ملاقات پایا۔ حضور انور نے ان سے گفتگو فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام مہمان نہایت عمدہ خوشگوار اثر لے کر گئے۔ اس تقریب میں ستّر (70) کے لگ بھگ مہمان شامل ہوئے۔

اس تقریب سے فارغ ہو کر پروگرام کے مطابق رات پونے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس سکنتھورپ (Scunthorp) تشریف لے گئے۔

رات سوا دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ڈاکٹر مظفر احمد صاحب صدر جماعت سکنتھورپ کے گھر تشریف آوری ہوئی۔ حضور نے رات یہاں قیام فرمایا۔

شفیلڈ (Sheffield)

شیفیلڈ انگلستان کا چوتھا بڑا شہر ہے جو نارتھ ایسٹ ریجن کی کاؤنٹی ساؤتھ یارکشائر میں واقع ہے۔ یہ شہر ملک کے سب سے بڑے موٹر وے M1 پر لندن سے 170 میل کے فاصلہ پر ہے۔ شیفیلڈ اپنی سٹیل پروڈکشن کی وجہ سے دنیا بھر میں مشہور ہے۔ اس کی آبادی پانچ لاکھ 13 ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔

اس شہر میں جماعت کے قیام کا آغاز 1960ء سے ہوا۔ سال 1985ء میں یہاں باقاعدہ جماعت کا قیام عمل میں آیا اور اب 2006ء میں جماعت کو اپنا مرکز خریدنے کی توفیق ملی اور پھر یہاں مسجد بیت العافیت کی تعمیر کی توفیق ملی۔ اس مسجد میں دو بڑے ہال ہیں جن میں پانچ صد سے زیادہ نمازیوں کی گنجائش ہے۔ مسجد کے ایک حصہ میں رہائشی فلیٹ بھی ہے۔ اس کے علاوہ دفاتر بھی موجود ہیں اور جماعتی کچن اور باتھ روم اور وضوء کرنے کی جگہیں بھی ہیں۔

مسجد کے بیرونی احاطہ میں دس سے پندرہ گاڑیاں بھی پارک ہو سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس مسجد کا افتتاح انتہائی مبارک کرے اور سب کے لئے غیر معمولی برکتوں کا موجب ہو۔

(باقی آئندہ)

جماعت احمدیہ ناروے کے ماتحت

جلسہ پیشوایانِ مذاہب کا انعقاد

(رپورٹ: چوھدری افتخار حسین اظہر - ناروے)

دینِ محمدؐ اور بانئ دین اسلام حضرت محمد ﷺ کے خوشنما چہرے کو اُجاگر کرنے کے لئے حضرت مُصلح موعودؓ نے جلسہ ہائے سیرت النبیؐ کا کثرت سے انعقاد کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کو ہدایات فرمائیں اور فرمایا کہ آپؐ کی سیرت کے ہر پہلو کو روشن کرنے کی کوشش کی جائے تاکہ جو اندھیرے معاندین آپؐ کی ذات پر ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں اور کم علم اور سادہ لو لوگوں کو گمراہ کرنے کا باعث بن رہے ہیں اُن کی کمر ہمت ٹوٹ جائے اور اَمن کے شہزادہ کی سیرت نیک فطرت انسانوں پر کھل کر عیاں ہو۔ آپؓ کی ہدایات اور عشق محمدؐ میں مخمور شخصیت کی پیروی میں جہاں تمام جماعت احمدیہ عالمگیر جلسہ ہائے پیشوایانِ مذاہب منعقد کرتی ہے اُن میں جماعت احمدیہ ناروے بھی عرصہ 17 سال سے ہر سال باقاعدگی سے اس جلسہ کا انعقاد کرتی ہے۔

قائم شدہ 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
ریلوے روڈ 6214750 6214760
اقصیٰ روڈ 6212515 6215455
پروپرائٹر۔ میاں حنیف احمد کامران
Mobile: 0300-7703500

امسال مورخہ 30/اکتوبر 2008ء کو شہر اوسلو کے وسط میں کرایہ پر ہال لیا گیا۔ مقررین کیلئے موضوع ''میرے مذہب میں زندگی کا مقصد'' مقرر کیا گیا اور عیسائی، بدھ مت، سکھ، ہر کرشن ہری رام اور یہودی مذہب کے راہنماؤں کو دعوت نامے بھجوائے گئے۔

جلسہ کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم کی ''سورۃ الذّٰریٰت'' سے ہوا جہاں مضمون مذکور ہے ''اور مَیں نے جن وانس کو پیدا نہیں کیا مگر اس غرض سے کہ وہ میری عبادت کریں۔'' تلاوت کردہ آیات کا نارویجین ترجمہ پیش کیا گیا۔

مکرم فیصل سہیل صاحب سیکرٹری تبلیغ نے جماعت احمدیہ عالمگیر کا قدرے اختصار کے ساتھ تعارف پیش کیا اور زیر ہدایت نیشنل امیر صاحب نمائندگانِ مذاہب کا تعارف پیش کیا جو آج کے جلسہ میں تقریر کرنے والے تھے۔

پہلے مقرر جماعت احمدیہ کے نمائندہ کے طور پر مکرم نور احمد بولستاد صاحب تھے۔ آپ نے اپنی تقریر سورۃ اخلاص سے شروع کی اور اِس کا ترجمہ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی ذات واحد و لاشریک ہے، وہی زندگی عطا کرتا ہے اور وہی موت وارد کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس ورلی زندگی کے علاوہ ایک اور زندگی پر ہمارا ایمان ہے اگرچہ اس کا ادارک کرنا قدرے مشکل ہے۔

آپ نے ''کُلّ شَیْ ءٍ قدیر'' کے حوالہ سے بہت سی قرآنی آیات بیان فرمائیں کہ وہ ذاتِ الٰہی جس شئے کے ہو جانے کا ارادہ کرے وہ ہو جاتی ہے۔ اللہ نے یہی حکم دیا ہے کہ اُس کی عبادت کی جائے اور فرض کیا ہے کہ اس کے احکام بجالائے جائیں لیکن اس امر کے لئے جبر نہیں۔ وہی پیدائش عالم کا خالق ہے اور ہمارے مذہب میں زندگی کا یہی مقصد ہے۔

عیسائیت کے نمائندے نے اپنے خیالات کے اظہار سے قبل شکریہ ادا کیا کہ اُنہیں دعوت دی گئی اور اُنہیں اس جلسہ میں شرکت کا موقع ملا۔ آپ نے کہا کہ خدا تعالیٰ ہی خالق کائنات ہے اور جو زمین پر اور آسمان پر شئے نظر آتی ہے وہ سب کا پیدا کرنے والا وہی ہے۔ موصوف مقرر نے کہ کہ خدا ایک ہے اور مسیح ابن مریم انسانوں اور خدا کے درمیان ایک واسطہ ہے۔ آپ نے زندگی کا مقصد مختلف پیرایہ میں بیان کیا۔

ہری کرشن ہری رام کے نمائندہ نے جماعت کا شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ وہ چودھویں بار اس جلسہ میں شریک ہو رہے ہیں اور یہ ایک اچھا کام ہے۔ مذہبی رواداری ایک اچھا وصف ہے۔ اور خدا تعالیٰ سے محبت رکھنا اِس خوبی کو اور بڑھاتا ہے۔ آپ نے کہا کہ ہمارا مذہب اپنے خالق سے بہت محبت رکھنے کی تعلیم دیتا ہے۔ مادہ پرستی سے اجتناب سکھاتا ہے۔ آپ نے کہا کہ جانوروں کو ذبح کرنا اور اسقاطِ حمل گناہ ہے۔

سکھ، بدھ مت اور ہندو مذہب کے راہنما تشریف نہ لا سکے۔ تقاریر کے بعد چائے، کافی اور دیگر لوازمات کے ساتھ مہمانان کرام اور سامعین کرام کی تواضع کی گئی۔

وقفہ کے بعد سوالات کئے گئے جن میں سزا جزا، حصول جنت و دوزخ، جنت کا مستحق کون ٹھہرے گا، انسان اور جانور کے جسم میں کیا فرق ہے، اگر ایک مسلمان کوئی دوسرا مذہب اختیار کرے تو اُس کے متعلق کیا حکم ہے۔ بائبل میں مذکور ہے کہ انسان خدا سے ڈرتا رہتا ہے، اگر سزا کا تصور عیسائیت کے تحت وہ نہیں جو اسلام میں ہے تو پھر انسان کیوں ڈرتا ہے۔ سوال ہوا کہ اگر عیسیٰ نبی تمام انسانوں کیلئے کفّارہ ادا کر گئے تو پھر سزا جزا کے دن کا مقرر ہونا بے معنی نظر آتا ہے۔ مذکورہ بالا سوالات کے جوابات تمام نمائندگان نے اپنے اپنے مذہب کی تعلیم کی روشنی میں عنایت فرمائے۔

جلسہ کے آخر میں امیر ناروے مکرم زرتشت منیر احمد خان صاحب نے تمام مہمانوں کا ایک بار پھر شکریہ ادا کیا کہ وقت نکال کر تشریف لائے۔ آپ نے جماعت کا Logo دہرایا۔ ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' اور آپ نے اختتامی دعا کرائی بعد ازاں نمائندگانِ مذاہب کو پھولوں کے گلدستے پیش کئے۔ اس جلسہ میں نمائندگان کے علاوہ 15 غیر از جماعت احباب نے شرکت کی۔

خدا تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے اور ہم آنحضرت ﷺ کی عظمت کا جھنڈا پوری دنیا میں بلند کرنے والے ہوں۔ آمین

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

صدسالہ جشن خلافت نمبرز

صدسالہ جشن خلافت کی تقریبات کے حوالہ سے طبع ہونے والی خصوصی اشاعتیں اور سووینئرز (جو ہمیں موصول ہوئے ہیں) کا تعارف کچھ عرصہ سے جاری ہے۔ایسی خصوصی اشاعتیں، دورانِ سال، جب بھی ہمیں موصول ہوتی رہیں گی، تو اپنے معمول کا انتخاب پیش کرنے کی بجائے، اُن پر تبصروں اور اُن میں شامل منتخب مضامین کا تعارف پہلے ہدیۂ قارئین کیا جاتا رہے گا۔ رسائل و جرائد کی ترسیل نیز خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ کا خلافت نمبر

A3 سائز کے 32 صفحات پر مشتمل 28 رمئی 2008ء کا روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ خلافت احمدیہ کے حوالہ سے خصوصی اشاعت کے طور پر شائع ہوا ہے۔ اس شمارہ میں صدسالہ خلافت جوبلی کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام شائع کیا گیا ہے۔اسی طرح موضوع کی مناسبت سے چند مضامین، نظمیں اور تصاویر بھی شامل اشاعت ہیں۔ نیز مارچ 2008ء کے آخری ہفتہ میں ربوہ میں منعقد ہونے والی مجلس مشاورت پاکستان کی کارروائی سے وہ حصہ بھی پیش کیا گیا ہے جس میں مختلف نمائندگان نے خلافت کی برکات اور اس نعمت عظمیٰ سے محبت کے بارہ میں اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے۔ نیز خلافت احمدیہ کے قدیمی جاں نثاروں کی طرف سے تجدید عہد وفا کی جو تاریخی قرارداد مجلس مشاورت میں پیش کی گئی، وہ بھی اس خصوصی اشاعت کی زینت ہے۔ تمام نمائندگان نے کھڑے ہوکر اس قرارداد کی تائید کی۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 28رمئی 2008ء (خلافت احمدیہ نمبر) میں شامل اشاعت مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کی ایک نظم سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

ہوا کے رُخ پہ دروازہ وہی ہے
فصیل حبس میں رستہ وہی ہے
اُسی کے ساتھ وابستہ ہے خوشبو
زمانے میں گل تازہ وہی ہے
وہی ہے آج مرجع روشنی کا
کہ سورج کا فرستادہ وہی ہے
زباں اپنی ، نہ اس کی فکر اپنی
خدا کہتا ہے جو ، کہتا وہی ہے
اسے منہا کریں تو کیا بچے گا
زمانے بھر کا سرمایہ وہی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 28رمئی 2008ء کے شمارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے بارہ میں مکرم ثاقب زیروی صاحب کا منفرد انداز میں رقم شدہ ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔

حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کا دل مسلمانوں کے قومی انحطاط پر سوگوار اور ہمہ وقت اس کے ازالہ کے لئے مصروف کار رہتا تھا۔اس حوالہ سے آپؓ کے کرب کا اندازہ اُن تبصروں سے کیا جاسکتا ہے جو آپؓ نے اپنی مجالس علم وعرفان میں فرمائے۔

’’کشمیر میں جذامیوں کی تحقیقات کے لئے ایک کمیشن آیا۔ وہاں کُل 104 جذامی تھے جن میں سے ننانوے مسلمان تھے‘‘۔

’’مَیں نے مختلف اضلاع کے جیل خانوں کے داروغوں سے دریافت کیا ہے۔ معلوم یہی ہوا کہ قیدیوں میں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے۔ایک شہر میں کُل 235 قیدی تھے، ان میں سے صرف 13 ہندو تھے۔اسی ضلع کے مدرسوں میں کُل چودہ سو لڑکے پڑھتے تھے جن میں صرف چودہ مسلمان تھے......تم غور کرو اور سوچو اور خدا تعالیٰ سے استغفار کرو اور ڈرو......‘‘۔

لاہور میں جب ایک لیکچر سنا جس میں لیکچرار کہہ رہا تھا کہ مَیں حساب کے امتحان میں فیل ہوتا رہا ہوں اور یہ دلیل ہے اس بات کی کہ مَیں مسلمان ہوں......۔ اس پر حضورؓ نے اپنے قریب بیٹھے احباب سے فرمایا: ’’...... مجھے یہ شخص مسلمان معلوم نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے لِتَعْلَمُوْا عَدَدَالسِّنِیْنَ وَالْحِسَابْ بھلا مسلمانوں سے زیادہ کون حساب جان سکتا ہے‘‘۔

نو بہن بھائیوں میں سے آپؓ اپنے والد محترم کی سب سے چھوٹی اور آخری اولاد تھے۔ آپؓ کے والد محترم نے ان سب کو پڑھنے میں اس قدر التفات برتا کہ حضورؓ فرماتے ہیں کہ میرا سب سے بڑا اور خوبصورت بھائی اپنے والد کے حکم سے (فارسی زبان کے ماہر) مدن چند نامی ایک جذامی کے پاس پڑھنے جایا کرتا تھا۔شہر والوں نے کہا کہ آپ اپنے لڑکے کو کوڑھی کے پاس پڑھنے بھیجتے ہیں۔ کہنے لگے کوڑھی اور عالم ہو تو جاہل تندرست سے اچھا ہے۔ پھر جب مَیں تحصیل علم کے لئے پردیس جانے لگا تو فرمایا کہ اتنی دُور جاکر پڑھو کہ ہم میں سے کسی کے مرنے جینے سے ذرا بھی تعلق نہ رہے۔

حضورؓ کی طبیعت شرک کو ذرا بھی برداشت نہ کرتی۔ فرماتے ہیں کہ میری ایک بہن کا ایک لڑکا تھا جو پیچش کے مرض میں مبتلا ہوکر مرگیا۔ چند روز بعد مَیں گیا تو میرے علاج سے انہوں نے پیچش کے کسی مریض کو اچھا ہوتے دیکھا تھا، فرمانے لگیں: بھائی! اگر تم آجاتے تو میرا لڑکا بچ ہی جاتا۔مَیں نے اُن سے کہا: تمہارے ایک لڑکا ہوگا اور میرے سامنے پیچش میں مبتلا ہوکر مرے گا۔ چنانچہ وہ حاملہ ہوئی اور ایک خوبصورت لڑکا پیدا ہوا۔ جب وہ پیچش کے مرض میں مبتلا ہوا تو اُنہیں میری بات یاد تھی، کہنے لگیں کہ اچھا دعا ہی کرو۔ مَیں نے کہا کہ خدا تعالیٰ اس کے عوض میں آپ کو ایک اَور لڑکا دے گا لیکن اس کو تو اب جانے ہی دو۔

اللہ تعالیٰ نے حضورؓ کو بھی اولاد خوب دی اور جب چاہا اپنے اپنے وقت پر اُن میں سے بعض کو بلا بھی لیتا رہا مگر جب بھی کسی کے لئے بلاوا آتا رہا، ہمیشہ یہ کہہ کر دل کو تشفی ہوئی کہ اس میں کوئی نقص ہوگا، خدا تعالیٰ اس سے بہتر بدلہ دے گا۔فرماتے ہیں میرا جب بھی کوئی بچہ مرا میرے دل میں یہی ڈالا گیا کہ......اگر تم مرتے تب بھی یہ تم سے جدا ہوجاتے۔

حضورؓ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ مَیں نے بہت روپیہ، محنت اور وقت خرچ کرکے احادیث کو پڑھا ہے اور اس قدر پڑھا ہے کہ اگر بیان کردوں تو سننے والوں کو حیرت ہو۔ میرے سامنے کوئی کلمہ حدیث کا، ایک قرآن کریم کا اور ایک کسی اَور شخص کا پیش کرکے دیکھ لو، مَیں فوراً بتادوں گا کہ یہ قرآن کریم کا ہے، یہ حدیث نبوی ﷺ کا ہے اور یہ کسی معمولی انسان کا۔

حق بات کہنے سے کسی بڑے سے بڑے جابر کے سامنے بھی نہ چوکتے تھے۔ گو مہاراجہ کشمیر کے ملازم تھے لیکن جب بھی دین سے متعلق کوئی ذکر ہوتا تو جواب میں کبھی ملازمانہ خوشامد نہ آنے دی۔ ایک دفعہ مہاراجہ نے کہا کہ مولوی صاحب! ہمیں تو آپ کہتے ہیں کہ سؤر کھاتے ہیں اس لئے بے جا حملہ کر بیٹھتے ہو لیکن انگریز بھی تو سؤر کھاتے ہیں، وہ کیوں اس طرح عاقبت نااندیشی سے حملہ نہیں کرتے؟ آپؓ نے جواب دیا: وہ گائے کا گوشت بھی تو کھاتے رہتے ہیں جس سے اصلاح ہوتی رہتی ہے۔ مہاراجہ ایسے لاجواب ہوئے کہ پھر دوسال تک مذہب کی بات کرنے کی جرأت ہی نہ ہوئی۔ ویسے وہ آپؓ کے علم و فضل کے دل سے معترف تھے اور کئی دفعہ برسردربار کہہ دیتے تھے کہ تم سب لوگ اپنی اپنی غرض کے باعث میرے پاس جمع ہوگئے ہو لیکن صرف یہ ایک شخص ہے جس کو مَیں نے اپنی غرض سے بلایا ہے اور جس کی مجھے خوشامد کرنی پڑتی ہے۔

حضورؓ کا جواب معترض کی علمی حیثیت کے مطابق ہوا کرتا تھا۔ چنانچہ ایک آریہ نے جب نماز کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے پر اعتراض کیا تو آپؓ نے فرمایا: ہون کرتے وقت تم اُس کی طرف پشت کیوں نہیں کرتے اور پھر اب مجھ سے بات کرتے ہو تو میری طرف پشت کیوں نہیں کرلی۔

ایک بار ایک جینی کے جسم پر کیڑے پڑ گئے۔ آپؓ نے تیزاب ڈال کر ان کیڑوں کو ہلاک کرڈالا اور زخم صاف کردیا۔ وہ بڑی دعائیں دینے لگا کہ ’’مہاراج بڑی کرپا ہوئی‘‘۔ آپؓ نے فرمایا: ’’کرپا کیا خاک ہوئی، تمہارے مذہب پر تو پانی پھر گیا، ایک جیو کے عوض ہزار جیو ہلاک ہوگئے‘‘۔

مئی 1909ء میں ایک مجلس میں بڑے درد سے فرمایا: ’’مسلمانوں میں بدکاری کی بہت عادت ہوگئی ہے اور پھر بدکاری کو بدکاری بھی تو نہیں سمجھتے۔مَیں نے ایک شخص کو نصیحت کی کہ فلاں عورت سے ناجائز تعلق نہ رکھ۔تو اُس نے کہا کہ اُس عورت نے اپنی برادری اور قوم کو چھوڑ کر وفاداری کا ثبوت دیا اور مَیں مرد ہوکر اُس کو چھوڑ دوں اور بے وفائی کروں‘‘۔ فرمایا: ’’یہ اقرار باللسان وتصدیق بالقلب کے خلاف ہے‘‘۔

حضورؓ فرماتے ہیں: ’’ایک دفعہ میرے دل میں کسی گناہ کی خواہش پیدا ہوئی۔مَیں نے بہت سی حمائلیں لے کر اپنی ہر ایک جیب میں حمائل رکھی، ایک حمائل ہاتھ میں رکھنے کی عادت ڈالی۔ بسترے میں، سامنے الماری پر، مکان کی کھونٹیوں پر۔ غرض کوئی جگہ ایسی نہ تھی جہاں قرآن سامنے نہ ہو۔ پس جب بھی وہ خیال آتا تو قرآن سامنے ہوتا۔ اس پر عمل کرنا ضروری تھا۔ یہاں تک کہ نفس تنگ ہوگیا اور اس گناہ کا خیال ہی جاتا رہا‘‘۔

ماہنامہ ’’مصباح‘‘ ربوہ مئی 2007ء میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ کی زندگی میں توکّل علی اللہ کے پہلو پر روشنی ڈالی ہے۔

حضرت مفتی صاحبؓ بیان فرماتے ہیں کہ جب مَیں جموں ہائی سکول میں ٹیچر تھا تو حضرت مولوی صاحبؓ ریاست کی ملازمت میں تھے اور ہزار پندرہ سو روپے ماہوار آپؓ کی آمدن تھی۔ اور خرچ جو قریباً سارا ہی فی سبیل اللہ ہوتا تھا، وہ اس کے برابر یا اس سے زیادہ ہوتا تھا۔ کبھی آپؓ کی عادت نہ تھی کہ روپیہ پیسہ جمع رکھیں۔ غالباً 1892ء میں ریاست جموں سے جب آپؓ علیحدہ ہوئے تو مَیں اُس وقت آپؓ کی خدمت میں موجود تھا۔ اس اچانک علیحدگی کے باوجود نہ آپؓ کے چہرہ پر کوئی ملال تھا، نہ اس کا کوئی احساس تھا۔ جیسا روزمرہ آپؓ درس و تدریس میں، بیماریوں کو دیکھنے میں، لوگوں کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے میں، اپنی کتب کے مطالعہ کرنے میں مصروف اپنی نشست گاہ میں کھلا دربار لگائے بیٹھے رہتے تھے، جہاں لوگ بے تکلّف آتے جاتے رہتے تھے، ایسا ہی اُس دن بھی حسب معمول بیٹھے رہے۔ گویا علیحدگی ملازمت کا واقعہ ہوا ہی نہیں یا ہوا ہے تو روزمرّہ کی باتوں میں سے ایک معمولی سی بات ہے۔ اگلے روز جموں سے آپؓ اپنے وطن بھیرہ تشریف لے گئے۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 28رمئی 2008ء (خلافت احمدیہ نمبر) میں شامل اشاعت مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کی ایک نظم سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

یہ سب اُسی کا کرم ہے دیارِ یار میں ہیں
وگرنہ ہم سے خطاکار کس شمار میں ہیں
خوشی سے کیوں نہ کریں ناز اپنی قسمت پر
وہ خوش نصیب جو اس محفلِ قرار میں ہیں
ملے ہیں سارے ثمر جس کی برکتوں کے طفیل
اسی رِدائے خلافت کے ہم حصار میں ہیں
یہ جان و دل سبھی تجھ پر نثار ہیں آقا
ترے غلام ہیں ہم تیرے اختیار میں ہیں

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
26th December 2008 – 1st January 2009

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 26th December 2008

00:00	Tilawat, Dars & MTA International News
01:00	Al Maa'idah: a cookery programme teaching how to prepare a variety of dishes.
01:25	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 5th September 1996.
02:30	Huzoor's Tours: programme featuring Huzoor's visit to Ghana.
03:20	Tarjamatul Qur'an Class: recorded on 13th May 1998.
04:30	Moshaairah: an evening of poetry in celebration of the Khilafat Centenary.
06:05	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor recorded on 20th January 2008.
08:05	Learning French
08:30	Siraikee Service: a discussion in Siraikee on the life of the Holy Prophet Muhammad (saw).
09:15	Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on 19th May 1995.
10:20	Indonesian Service
11:20	Seerat Sahaba Rasool (saw): discussion hosted by Hafiz Muzaffar Ahmad on the life and character of the companions of the Holy Prophet Muhammad (saw).
11:55	Tilawat & MTA News
13:00	Live Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, from Baitul Futuh Mosque, London.
14:20	Dars-e-Hadith
14:30	Bengali Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Jama'at.
15:35	Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]
16:05	Friday Sermon [R]
17:20	Spotlight: an interview with Chaudhry Mubarak Ahmad, hosted by Mujeeb-ur-Rehman.
18:00	Learning French [R]
18:30	Arabic Service: Repeat of live Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:35	MTA International News
21:10	Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V [R]
22:20	MTA Travel: programme featuring a visit to Calgary, Canada.
22:55	Urdu Mulaqa'at: rec. on 19th May 1995.

Saturday 27th December 2008

00:05	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:05	Learning French
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 6th August 1996.
02:35	Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 26th December 2008.
03:50	Spotlight
04:30	MTA Travel: programme featuring a visit to Calgary, Canada.
04:55	Urdu Mulaqa'at: rec. on 19th May 1995.
06:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Bustan-e-Waqfe Nau with Huzoor.
08:00	Ashab-e-Ahmad
08:35	Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V.
09:35	Art Class with Wayne Clements
10:05	Indonesian Service
11:00	French Service
12:10	Tilawat & MTA News
13:00	Bangla Shomprochar: a variety of programmes in Bengali, including a discussion on Ahmadiyyat.
14:00	Intikhab-e-Sukhan: poem request programme.
15:00	Bustan-e-Waqfe Nau [R]
16:00	Moshaairah: an evening of poetry in celebration of the Khilafat Centenary.
16:50	Ashab-e-Ahmed
17:20	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra).
18:00	Art Class with Wayne Clements
18:35	Arabic Service: an Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:40	MTA International News
21:10	Bustan-e-Waqfe Nau [R]
22:10	Moshaairah: an evening of poetry [R]
23:05	Friday Sermon [R]

Sunday 28th December 2008

00:10	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests.
02:30	Ashab-e-Ahmad
02:55	Friday Sermon
03:55	Moshaairah: an evening of Urdu poetry in commemoration of the Khilafat Centenary.
04:45	Question and Answer Session
05:30	Art Class with Wayne Clements
06:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05	Children's class with Huzoor.
08:00	Takakkaw Falls: a documentary on the second highest waterfall in British Columbia.
08:15	Learning Arabic: lesson no. 27.
08:50	Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Ghana.
10:00	Indonesian Service
11:00	Spanish Service: Spanish translation of Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 16th November 2007.
12:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00	Bangla Shomprochar
14:05	Friday Sermon
15:10	Children's Class [R]
16:05	Takakkaw Falls [R]
16:20	Learning Arabic: lesson no. 27 [R]
17:00	Question and Answer Session
18:30	Arabic Service
20:30	MTA International News
21:05	Children's class with Huzoor [R]
22:00	Takakkaw Falls [R]
22:15	Huzoor's Tours [R]
23:25	Seerat-un-Nabi (saw) [R]

Monday 29th December 2008

00:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:15	Takakkaw Falls
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 24th August 1996.
02:40	Friday Sermon
03:50	Learning Arabic: lesson no. 27.
04:25	Question and Answer Session
05:55	Seerat-un-Nabi (saw)
06:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
08:00	Le Francais C'est Facile
08:25	Spotlight: An Urdu speech delivered by Nasir Kairala.
09:00	French service with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends.
10:00	Indonesian Service: Friday sermon, recorded on 17th October 2008.
11:15	Medical Matters
11:55	Tilawat & MTA News
12:55	Bangla Shomprochar
13:55	Friday Sermon
14:55	Spotlight: an Urdu speech delivered by M Nasir Kairala. [R]
15:25	Medical Matters
16:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor. [R]
17:25	French Mulaqa'at
18:30	Arabic Service
19:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests.
20:35	MTA International News
21:05	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]`
22:20	Friday Sermon [R]
23:15	Spotlight [R]

Tuesday 30th December 2008

00:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:00	Le Francais C'est Facile
01:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests.
02:30	Friday Sermon
03:35	French service with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends.
04:45	Medical Matters
05:25	Spotlight
06:00	Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor, recorded on 3rd April 2005.
08:15	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra).
09:30	Spectrum: a programme covering the Baitul Futuh Peace symposium 2007.
10:0	Indonesian Service
11:00	Sindhi Service
12:00	Tilawat, Dars & MTA News
12:55	Bangla Shomprochar
13:55	Jalsa Salana Qadian 2007: Concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 31st July 2007.
15:10	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor, recorded on 3rd April 2005.
16:15	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra).
16:15	Intikhab-e-Sukhan: poem request programme
18:30	Arabic Service
19:30	Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon, recorded on 26th December 2008.
20:30	MTA International News
21:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class [R]
22:30	Jalsa Salana Qadian 2007[R]

Wednesday 31st December 2008

00:00	Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
01:00	Learning Arabic: lesson no. 20.
01:45	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 10th September 1996.
03:00	Spectrum: Peace symposium.
03:30	Question and Answer Session
04:45	Jalsa Salana Qadian 2007: Concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 31st July 2007.
06:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:15	Bustan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor recorded on 9th April 2005.
08:05	Lajna Magazine
08:50	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 24th November 1996.
10:05	Indonesian Service
11:00	Swahili Muzakarah
12:00	Tilawat & MTA News
12:50	Bangla Shomprochar
13:50	From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra), recorded on 5th December 1986.
14:50	Jalsa Salana speeches: speech delivered by Abdul Rashid Savage on the topic of the Promised Messiah (as) love and devotion of the Holy Qur'an. Recorded on 2nd August 1998.
15:35	Art Class
16:10	Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor recorded on 9th April 2005. [R]
17:00	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra).
18:15	Dars-e-Hadith
18:30	Arabic Service
19:25	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 11th September 1996.
20:30	MTA International News
21:00	Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor recorded on 9th April 2005. [R]
21:50	Jalsa Salana Speeches [R]
22:15	Lajna Magazine
23:00	From the Archives [R]

Thursday 1st January 2009

00:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:00	Hamaari Kaenaat: a series of programmes about the Universe.
01:25	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 11th September 1996.
02:25	From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra), recorded on 5th December 1986.
03:25	Art Class with Wayne Clements
03:55	Lajna Magazine
04:35	Jalsa Salana Speeches
06:05	Tilawat, Dars & MTA News
07:05	Children's class with Huzoor.
08:10	English Mulaqa'at: Recorded on 20th March 1994.
09:05	Huzoor's Tours: programme featuring Huzoor's visit to Ghana.
09:55	Indonesian Service
10:50	Pushto Service
11:10	Al Maa'idah
12:05	Tilaawat & MTA News
13:00	Bangla Shomprochar
14:05	Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Rec. 02/06/1998.
15:05	Huzoor's Tours [R]
16:00	English Mulaqa'at [R]
16:50	Mosha'airah: an evening of Urdu poetry
17:40	Al Maa'idah [R]
18:30	Live Arabic Service: Al Hiwar Al Mubashar
20:35	MTA International News
21:10	Tarjamatul Qur'an Class [R]
22:05	Al Maa'idah [R]
23:00	Children's Class [R]

****Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 GMT & 17:00 GMT***

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 15 | Friday 19 December , 2008 | Issue No. 51

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا برطانیہ کی مختلف جماعتوں کا دورہ اور مساجد و مراکز کا افتتاح

دنیا ایک عالمگیر تباہی کی طرف قدم بڑھا رہی ہے اور اس تباہی سے بچنے کے لئے فوری اقدام کرنے کی ضرورت ہے۔ معاشرہ میں امن قائم کرنے کی خاطر یہ مسجد روشنی کا ایک مینار ثابت ہوگی کیونکہ قرآن کریم نے ہی ہمیں حقیقی اخوت و محبت پیدا کرنے کے طور طریقے سکھائے ہیں۔

——— (مسجد بیت العافیت شیفیلڈ کے افتتاح کے موقع پر منعقدہ تقریب استقبالیہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب)

مسجد المہدی بریڈفورڈ کے افتتاح کی میڈیا میں کوریج۔ احباب جماعت کی حضور انور سے ملاقاتیں۔ ہڈرز فیلڈ میں جماعت کے نئے مرکز ''بیت التوحید'' میں ورود مسعود، استقبال اور یادگاری تختی کی نقاب کشائی۔ شیفیلڈ میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال۔ مسجد بیت العافیت کا معائنہ اور نمازوں کے ساتھ اس کا افتتاح۔ استقبالیہ تقریب میں علاقہ کی ممتاز شخصیات کی شمولیت اور جماعت کے رفاہ عامہ اور خدمت خلق کے کاموں پر خراج تحسین۔ لارڈ میئر شیفیلڈ کی طرف سے حضور کی خدمت میں یادگاری شیلڈ کا تحفہ

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

بقیہ: 7 نومبر 2008ء:

مسجد المہدی (بریڈفورڈ) کے افتتاح کی میڈیا میں کوریج

مسجد المہدی بریڈفورڈ کے افتتاح کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے میڈیا میں غیر معمولی کوریج ملی ہے۔

✿...... جہاں بی بی سی ٹیلیویژن اور مقامی بی بی سی ریڈیو نے Live نشریات دیں۔ وہاں سن رائز ریڈیو نے نصف گھنٹہ کا پروگرام پیش کیا اور پھر ہر گھنٹے بعد نمایاں طور پر مسجد کی خبر دی۔ بی بی سی ریڈیو نے بیس منٹ کا پروگرام پیش کیا اور اپنے صبح و شام کے پروگراموں میں مسجد کے افتتاح کی خبر کو نمایاں طور پر جگہ دی۔

✿...... Real Radio اور Pulse Radio نے بھی اپنی ہر گھنٹے کی خبروں میں حضور انور کے دورہ بریڈفورڈ اور مسجد کے افتتاح کی خبر دی۔

✿...... اسی طرح بی بی سی ایشین ریڈیو نے بھی یہ خبر نمایاں طور پر دی۔

✿...... پرنٹ میڈیا میں مقامی اخبار Telegraph & Argus نے اپنی 8 نومبر کی اشاعت میں نمایاں طور پر خبر دی اور حضور انور کی تصویر شائع کی۔ مسجد المہدی کی تصویر شائع کی۔ اسی اخبار نے یہ سرخی لگائی:

''روحانی سربراہ کے ذریعہ مسجد کا افتتاح''۔

''مسلم ایسوسی ایشن نے اس مسجد کی تعمیر کے لئے 2ء5 ملین پاؤنڈ اکٹھے کئے۔ شہر کی تمام کمیونٹیز کے لئے یہ مسجد کھلی ہے''۔

اخبار نے لکھا کہ:

''اڑھائی ملین پاؤنڈ سے بریڈفورڈ میں تعمیر ہونے والی مسجد کی آفیشل افتتاحی تقریب میں دو ہزار سے زائد افراد شامل ہوئے۔ المہدی مسجد جو Ress Way پر ہے کی تعمیر میں دو سال کا عرصہ لگا۔ اس مسجد کا باقاعدہ افتتاح کل جماعت احمدیہ عالمگیر کے سپریم لیڈر حضرت مرزا مسرور احمد نے کیا۔

اس افتتاحی تقریب کی کوریج اور خطبہ جمعہ مسلم ٹیلیویژن احمدیہ کے ذریعہ دنیا کے دوسو ممالک میں نشر ہوا۔

یہ مرکز باقاعدہ مسجد کے طور پر تعمیر ہونے والی اس شہر کی بڑی مساجد میں سے ایک ہے جس میں دو ہزار سے زائد افراد عبادت کر سکتے ہیں۔ اس مسجد کا آٹھ میٹر اونچا گنبد اور ایک بڑا ہال ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ تمام کمیونیٹیز کے لوگ یہاں آئیں گے۔

بریڈفورڈ کی احمدیہ مسلم برانچ کے صدر ڈاکٹر باری ملک نے کہا کہ مسجد کے دروازے ہر ایک کے لئے کھلے ہیں۔ ہم اپنی جماعت کے ذریعہ بریڈفورڈ کے لئے ہر ممکن خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ افتتاح کی تقریب بڑی عمدگی سے انجام پائی۔ سارے ملک سے لوگ اس میں شامل ہوئے یہاں تک کہ پاکستان، کینیڈا اور جرمنی سے بھی بعض لوگ اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے آئے۔ یہ امر ہر ایک کے لئے خوشی اور مسرت کا دن تھا۔ اب ہمارے پاس ایک خوبصورت مسجد ہے جو سارے بریڈفورڈ سے نظر آتی ہے۔

لوگ اپنے روحانی پیشوا کے لئے استقبالیہ گیت گا رہے تھے جو مسجد کے افتتاح کے لئے تشریف لائے تھے۔

بریڈفورڈ شہر

بریڈفورڈ کا شہر برطانیہ کے شمال میں واقع ہے۔ لندن سے اس کا فاصلہ 216 کلومیٹر ہے اور یہ دو لاکھ 93 ہزار کی آبادی پر مشتمل ہے اور ٹیکسٹائل کی صنعت کی وجہ سے برطانیہ کا اہم شہر ہے۔ یہاں پاکستانی کمیونٹی ایک بڑی تعداد میں آباد ہے۔

اس شہر میں جماعت کا قیام سال 1962ء میں عمل میں آیا۔ اور مکرم منصور احمد صاحب اس جماعت کے پہلے صدر مقرر ہوئے۔ ابتداء میں ان کا گھر ہی جماعت کے سینٹر کے طور پر تھا۔

1967ء اور پھر 1973ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اپنے دورہ یورپ کے دوران بریڈفورڈ تشریف لائے۔ 1973ء میں یہاں امین اللہ خان سالک صاحب کا بطور مبلغ تقرر ہوا۔ 1979ء میں بریڈفورڈ جماعت نے مشن ہاؤس اور مسجد کے لئے اپنا پہلا سینٹر 393 Leeds Road پر خریدا۔ 1980ء میں 2 اکتوبر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اپنے دورہ کے دوران اس نئے سینٹر کا افتتاح فرمایا اور اس کا نام ''بیت الحمد'' رکھا۔

1982ء اور 1989ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اپنے دورہ یورپ کے دوران بریڈفورڈ تشریف لائے۔ 1999ء میں جماعت کو اللہ تعالیٰ نے بریڈفورڈ شہر کی سب سے اونچی جگہ پر مسجد تعمیر کرنے کے لئے ایک قطعہ زمین عطا فرمایا۔

2 اکتوبر 2004ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بریڈفورڈ میں پہلی باقاعدہ مسجد احمدیہ کا سنگ بنیاد رکھا۔ حضور انور نے اس مسجد کا نام ''مسجد المہدی'' رکھا۔

سنگ بنیاد کی تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے جماعت کے سینٹر ''بیت الحمد'' تشریف لے گئے اور نماز ظہر و عصر پڑھائی۔ بریڈفورڈ کی جماعت نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی طور پر ترقی کی ہے اور اب جماعت کی تعداد اتنی بڑھ چکی ہے کہ اس جماعت کو دو جماعتوں بریڈفورڈ ساؤتھ اور بریڈفورڈ نارتھ میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ اور دونوں جماعتوں کے علیحدہ علیحدہ صدران اور مجالس عاملہ ہیں۔

مسجد کی تعمیر سے جماعت میں ایک غیر معمولی جوش و جذبہ ہے اور حضور انور ایدہ اللہ کی آمد سے ان کے عزم اور حوصلے بلند ہوئے ہیں اور حضور انور کے مبارک قدموں نے اس شہر کو برکت بخشی ہے۔ اب انشاء اللہ ایک نئے عزم کے ساتھ یہ جماعتیں غیر معمولی ترقی کے ساتھ آگے بڑھیں گی اور کامیابیوں کے لئے نئے میدان ان کے قدم چومیں گے۔

8 نومبر 2008ء بروز ہفتہ:

صبح سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی رہائشگاہ سے مسجد المہدی تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 'مسجد المہدی' تشریف لائے اور مسجد کے بیرونی گیٹ کے قریب حضور انور نے ایک پودا لگایا۔ بعد ازاں حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے بھی ایک پودا لگایا۔ اس کے بعد حضور انور نے مسجد سے ملحقہ لائبریری کا معائنہ فرمایا اور ہدایت دی کہ قادیان میں جو کتب شائع ہوئی ہیں وہ سب اس لائبریری میں رکھیں۔ انوار العلوم کا سیٹ بھی منگوائیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ باقی UK کی جماعتی لائبریریز میں بھی یہ تمام کتب منگوا کر رکھیں۔

پھر حضور انور مسجد کے اوپر والے ہال میں تشریف لے گئے اور ایم ٹی اے سٹوڈیو آفس اور آڈیو ویڈیو کے کمرہ کا معائنہ فرمایا اور یہاں کام کرنے والے نوجوانوں کو شرف مصافحہ بخشا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لے آئے جہاں مجالس عاملہ جماعت احمدیہ بریڈفورڈ نارتھ و ساؤتھ، مجلس عاملہ انصاراللہ و خدام الاحمدیہ، واقفین نو، تعمیر مسجد کمیٹی اور شعبہ آڈیو ویڈیو کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

احباب کی ملاقات

بعد ازاں حضور انور نے احباب جماعت بریڈفورڈ کو شرف مصافحہ عطا فرمایا اور بچوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ احباب جماعت صبح ہی سے اس سعادت کے حصول کے لئے مسجد میں جمع ہونا شروع ہو گئے تھے اور ان کے چہرے خوشی و مسرت سے معمور تھے۔

بریڈفورڈ ساؤتھ اور بریڈفورڈ نارتھ کی جماعتوں کے صدران سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ یہ مسجد کس علاقہ میں ہے۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ یہ بریڈفورڈ نارتھ کی جماعت میں ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اب ساؤتھ کے علاقہ میں بھی مسجد بنی چاہئے۔

احباب جماعت سے مصافحہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک صومالین دوست سے پوچھا کہ آپ کب احمدی ہوئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس سال مارچ

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں